

ان من الشعر حكمة وامن البيان لسا

الحمد لله الذي افاض بهذه النظم في رثت حضرت فيروز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف منقول
 وقائن آگاہ حضرت الحاج خطیب قادری بادشاہ صاحب بادشاہ رئیس و انباری نور اللہ مرقدہ

CHECKED

Check
 1987

CHECKED 1995

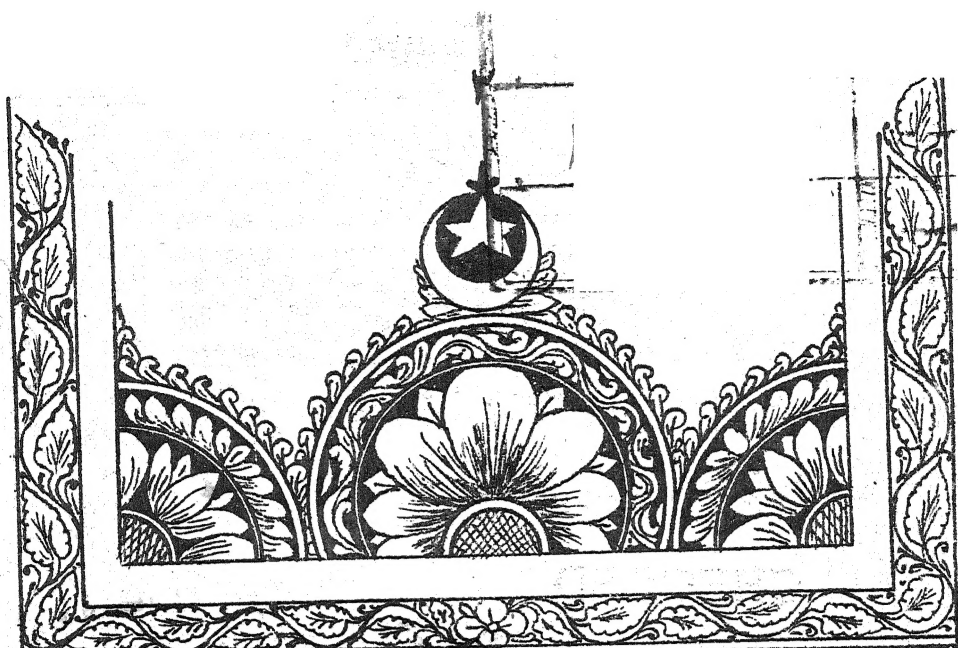


با اہتمام خاکسار خطیب محمد عبداللہ شیکان اللہ فرید تصنیف مرحوم و منقول

نمبر کوچہ گاہ کتابخانہ

س ۱۹۲۴

درہ طبع نامہ در سن جلوه ظهور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہوا ہوں بلبل شیدا ریاض حمد بجاں کا
 لکھو گرو صفا کذرہ بھی سکے مہر احسان کا
 ہے واجب گرچہ ہر ممکن حمد اس ذاتِ اجد کی
 لہو روتا رہا عشق لب لیکن حضرت میں
 مثال صبح صادق دین اسکے ہوا روشن
 رہیں جبے زباں مدحت میں سخن شفاعت کے
 دلائے آل و اصحاب محمد جان دیتی ہے
 کدور گردولی کی پاک ہوا آئینہ دل سے
 ہر چشم تصور سے ہوا ہے شوق نظارہ

بھرا کرتے ہیں حوران جنان دم میرا احسان کا
 دکھا دھنچھہ تحریر جلوہ مشرق ستاں کا
 مگر اس عالم امکان میں ہے کون ایسے مکان کا
 اتارا پانی آنکھوں کے مری لعل بخشاں کا
 وگرنہ اور ہی عالم تھا عالم کے شبستاں کا
 خطر کیا کشتی امت کو ہو محشر کے طوفان کا
 نکیوں دم انکی الفت کا بھر ہر دم مسلمان کا
 نظیر یہاں جلوہ صاف یکتائی جاناں کا
 کرے کیا شوق محبوں کے میر و محبت کیاباں کا

پس دن کیونکر روح کو ہوجاۃ قالب کی
ہیشہ مصر میں بھی دھیان تھا یوسف کو کنعان کا

رسالی طبع موزوں کو عطا ہوا سقد ریا رب
کلام پاوشہ مطبوع ہو ہر اک سخن دان کا

مشتاق ہوں میں اسلئے حسن و جمال کا
یوں ہی جو ذوق و شوق ہوا سکے وصال کا
مختار میرے غریب شہادت کا ہے وہی
بے انتہا دئے ہیں ہمیں اُس نے نعمتیں
ایسے نبی کا ہکو بنا یا ہے اُمّتی
تھا وہ بشر مگر نہ ہمارے ساتھ ابشر
ساری فضیلتوں کا تھا جامع وہ شاہ دیں
کردیگا سرو آتش عصیاں تو کیا عجب
ہے نام خود جمیل مرے ذوالجلال کا
چرچا ہر ایک حال میں ہو سیکر قال کا
میں معتقد بنجوم کا ہوں اور نہ فال کا
محتاج اسکا لطف نہیں ہے سوال کا
پیدا کیا کسی کو نہ جسکی مثال کا
گوہر کے رد و نہ نہیں رتبہ سفال کا
باقی رہا نہ ایک بھی درجہ کمال کا
میری جبین پہ ہے جو عرق نفعال کا

مشغول حمد و نعت میں اے پاوشہ رہو
زیور یہی ہے شاہِ سلم و جمال کا

نہیں جز نعت بنی لطف ہے گویائی کا
دیکھے عالم جو تیرے روضہ کے زیبائی کا
غافل و عشق پیر کو سمجھتے کیا ہو
آنکھ سے دیکھ لیا روضہ حضرت میں نے
سب بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا
عمر بھر دل ہے حیرت میں تماشا شائی کا
پہلا زینہ ہے یہی حق کی شناسائی کا
مدعا ہو گیا حاصل مری بینائی کا

پھر مدینہ میں دوبارہ مجھے بلوایے
 عشق لیلیٰ ہے وہاں عشق پیر ہے یہاں
 سجدہ گر غیر خدا کیلئے حایز ہوتا
 رشک ہر وقت کیا کرتی تھیں نسوان قریش
 حشر تک عشق پیر ہے رفیق دل و جاں
 ہو گی توحید پہ کس طرح سے غالب تثلیث
 شاعر و تمکوان اشعار سے کیا نفع ملے

یا نبی اب نہیں یا راہے شکیبائی کا
 قیس کس طرح ہو مہر ترے سودائی کا
 خزر کرتا میں ترے در کی جبین سائی کا
 تھا مقدر میں حلیمہ کے شرف دانی کا
 گور میں بھی مجھے کچھ غم نہیں تنہائی کا
 ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا
 عشق فرضی میں نہیں نام ہے سچائی کا

باد شمشع نزع میں تم کلمہ طیب پڑھ لو
 کھونہ بٹھیو کہیں قابو ہے یہ دانائی کا

کرتا ہوں رقم و صف رخ سرور دیں کا
 مسجود ملا یک سجئے آدم تو عجب کیا
 محبوب زلیخا وہ یہ محبوب الہی
 کیا کھولی ضلالت دل کفار کی تو نے
 کیسا بھی وہ عاصی ہو مگر وقت شفاعت
 بہتر مجھے شاہی سے ہے اس کی گدائی
 اسلام میں اور کفر میں بس فرق یہی ہے

عالم مے قرطاس پہ ہے ماہ مبین کا
 تھا نور بنی نور جو تھا ان کی جبین کا
 یوسف کو ہے اعزاز کہاں اس شمع دیں کا
 دوزخ کو بنایا ہے چمن خلد بریں کا
 نکلے نہ کبھی منہ سے ترے لفظ نہیں کا
 خواتاں ہوں میں افسر کا نہ مشتاق لگیں کا
 ظلمت وہ ضلالت کی ہے یہ نور یقین کا

امی باد شمشع بچیاں و صف پیمبر

کیا باعث فرحت ہے مری جانِ زین کا

یا نبی جلوہ دکھا دو عارضِ پُر نور کا
عاصیہ و رمان کرو تم جرم کے ناسور کا
وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن کا کیا عجب
سائے ہوشیاروں کو قربان کیجئے مست پر
شوقِ شیرب اور ہے خوفِ سفر کچھ اور ہے
رازِ اس کا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم
کیا مصفا مستجدی ہے جسکے وصف کو
جب شفاعت کی تمھاری وہمِ محشر تہیج
شاعر و لہٰذا فرضی عشقِ بازمی چھوڑ دو
عشق جو سچا ہے مثلِ روزِ روشن سجھایاں

بھول جائیں حضرت موسیٰ بھی عالمِ طور کا
صبحِ شیرب میں ہے عالمِ مرہم کا نور کا
دائرہ ہر حرف کا حلقہ ہو چشمِ حور کا
کیا مقدر ہے تمھارے عشق کے مجبور کا
شہد کے طالب کو بیجا ہے خطرِ زبور کا
شہرِ دنیا میں ہے نفعِ صورت تک منصور کا
آئینہ کا غد ہو خامہ چاہئے بلور کا
کیوں نہ دل اُچھلے خوشی سے خاطرِ زبور کا
میں موافق ہو نہیں سکتا ہوں سنِ دستور کا
عشقِ فرضی تو نمونہ ہے شبِ دیحور کا

آستانِ مصطفیٰ کا ہوں گدا اسی باؤ شاہ

میرے آگے کیا ہے رتبہِ قصیر و فقور کا

ہوں شیفۃ لقاے رسالت مآب کا
یا دارِ تاب ہے وہ گلِ عارضِ جناب کا
نشہ ہے مجھ کو عشقِ نبی کے شراب کا
جرم و گناہ میرے بھلا کس حساب میں

جلوہ ہے داغِ دل میں مرے آفتاب کا
آنسو کو میرے آج ہے رتبہِ گلاب کا
عالم ہے منکر و نکرے دلوں پر کباب کا
میں ہوں غلامِ شافعِ یومِ الحساب کا

نوبت زوال کفر کی پچھی کہاں کہاں
سیاہ پارہ پارہ ہو غیرتے کیا عجب
ہم کسکے اتنی ہیں اسی دوزخ تو غور کر
شیریں ہوا ہے چاہ الن کا وہ آب شور
افسوس بحرِ حرص دہوا میں ہیں غرق ہم

ڈنکا بجا ہے دین کے جب عجب داب کا
ہجر نبی میں ہے وہ سماں اضطراب کا
وہ اور ہونگے خوف ہو جنکو عذاب کا
ادنیٰ سایہ اثرِ تھانی کے لعاب کا
ہے زندگی ہماری نمونہ حباب کا

لکھ میں آئیں اور لکھیں شوخیہ غزل
اسی پاوشہ یہ کام نہیں تو اب کا

عشق رخ سرور ہے جو ماو امیر دل کا
ذکر ب معجز ہے سبجا میر دل کا
کیونکر نہ مٹے حشر میں دھڑکا میر دل کا
جا پہنچوں مدینہ ہے ارادہ میر دل کا
عالم ہے ہر اک ل سے زلا میر دل کا
اک حمد الہی ہے دگر نعت نبی ہے
رویائیں بھی دیکھا نہیں میں نے رخ احمد
پروانہ یہ دنیا کی ہوا می شمع رسالت
سر سبز ہے دل میں جو تیرا نخل محبت

ہے غیرت نور شید تجلایا میر دل کا
زندہ ہونہ کس طرح یہ مردہ میر دل کا
ہے نام پیرو جو طیف میر دل کا
ہر دم ہے تقاضا یہی ملیر میر دل کا
جز نعت نبی دل نہیں لگتا میر دل کا
وہ راحت جاں ہے یہ سہارا میر دل کا
ہے ہے ابھی سوتا ہے نصیب میر دل کا
ہو جائے خدا تجھ پہ تنگ میر دل کا
محشر میں ملیگا مجھے ثمرہ میر دل کا

عصیاں سے بچا پاوشہ ہمچداں کو

اب تو ہی نگہباز ہے خدا یا میر دل کا

باغ فردوس سے حق میں بیاباں ہوگا
دیکھے گرزلف کو کافر تو پریشاں ہوگا
تیرا پروانہ ہر اک شمع کا ارماں ہوگا
کیوں نہ حیرت پہ چہ چہ بیچہ حیواں ہوگا
رخ پر نور و ماں تیرا درخشاں ہوگا
دور غلطاں یہ مرا اعلیٰ بدخشاں ہوگا
آسماں ہو گا زمیں ہو گی نہ انساں ہوگا
دل ٹینہ بھی ہر آئینہ حیراں ہوگا

گرنہ دیدار نبی مجھ کوے رضواں ہوگا
شاد و خرم ترے عارض سے مسلمان ہوگا
شمع پر ہوتا ہے پروانہ فدا عالم میں
لب جان بخش سے پڑ جائے اگر تیرا لب
اسلئے خلد میں حاجت نہیں مہر دم کی
لب نگیں کے تصور میں ہے آنسو باری
تیرے ہونیسے ہی سب کچھ یہ سوا ہے ورنہ
تیرے زخاں صفا کا اگر وصف کہوں

باد شہ عشق ہے اس ہر رسالت کا بچے
دل نہ اک ذرہ قیامت میں ہر اسان ہوگا

کبھی قطرہ کے منہ سے وصف دیا ہو نہیں سکتا
کر و تم لاکھ بھی منت یہ صلا ہو نہیں سکتا
قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا
بجز اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا
مدینے کے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا
شفیع المذنبین کیا اپنا ملجا ہو نہیں سکتا

کسی سے وصف شاہ انبیا کا ہو نہیں سکتا
رخِ حضرت سے اسی شمس و قمر تشبیہ کیوں کر دوں
تن اقدس پہ زیبا خلعت ختم رسالت ہے
متھاری قدر و عزت کا مدارج کا مراتب کا
یہاں محبوب حق ہے اور وہاں سب محبوب غلط ہیں
دلالتے خوف کیوں ہو و غلطو تم رو در محشر کا

| | |
|---|--|
| توں پر سب فدا ہیں میں فدا اپنے پیسیر پر بنی کے عاشقوں سے قیس مسر جو یہ بیجا ہے ملاک خاک میری بعد مردن خاک طیبہ سے | کسی کا میر دل پر کچھ اجارا ہو نہیں سکتا خذف پارہ کسی دن دریکتا ہو نہیں سکتا صبا کیا تجھ سے اتنا کام میر ہو نہیں سکتا |
|---|--|

ہے انکی اک نگاہ لطف کافی باوشہ مجھ کو
جو ادنیٰ امتی ہوں میں علی ہو نہیں سکتا

| | |
|--|--|
| ترے روضہ پردہ بارہ جو مرقار ہوتا میں مدنیہ جا کے آیا مراد عانہ پایا ترسی دید جواب میں بھی نہومی تجھے میر کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہاں نے کبھی آشکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی مری آنکھ کیوں نہ سمجھے اسے سرمہ جو ہر میں درود پڑھ کے ہر دم ترا نام لے رہا ہوں ترسی ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستائی مجھے ہو یقین اس دم ترے در پہ ہر سائی دم گریہ و صف کرتا جو ترا اسی بحر خوبی ترسی اک نظر جو پڑتی اسی سحاب لطف رحمت نہ ہے اگر وہاں تو مجھے خلد ہے بیا بیاں | مری جان صدقہ ہوتی مراد نثار ہوتا نہ تھے یہ نصیب میر کہ دماں مزار ہوتا مرا بخت خفہ شاید نہیں ہوشیار ہوتا تو نبی جہاں میں کیونکر کوئی زمینہار ہوتا نہ ترا وجود اطہر اگر آشکار ہوتا ترے گور کا میر جو مجھے غبار ہوتا یہ لحاظ میں نہ کرتا تو قصور وار ہوتا کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بققرار ہوتا مری زلیست کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا مرا اشک قطرہ قطرہ در شاہوار ہوتا مرا گلشن مقاصد ابھی پر بہار ہوتا گل تر ہر اک ناں کا مرے حق میں خا ہوتا |
|--|--|

یہی خضر بادشہ کو دم باز پرس بس تھا
ترے خادموں میں شاہما جو مرثا تھا

گویا ہے اسی پیمبر ہر جا ظہور تیرا
جاو چشم جو دیکھیں روز نشور تیرا
پائیک حسن کیونکر غلمان و حور تیرا
لطف و کرم انہیں پر ہو گا و نور تیرا
اور ف گیا ہے بیشک ثرہ زبور تیرا
رتبہ رقم کروں کیا میں اسی حضور تیرا
رکھتا ہے عشق دل میں ہر اک ضرور تیرا
معراج گہ زمین پر تھا کوہ طور تیرا
ہو گا ز مہر امت دل ناصبور تیرا

دین متیں ہے پھیلا نزدیک و دور تیرا
کفار و مشرکین سب بچھتا ینگے سراسر
قدرت ہے وہ خدا کی یہ فضل ہے خدا کا
فعلی رضائی قولی سنت کے ہیں جو پیرو
ہیں صاف تر مبشر توریت اور انجیل
تو خاتم الرسل ہے سردار دو جہاں ہے
شیدانہ ہو جو تیرا مومن وہ کس طرح ہو
تھا عرش ربی موسیٰ معراج گاہ احمد
دوزخ سے تو چھڑا کر حبت نہیں دکھائے

اسی بادشہ شفیع محشر نبی ہے اپنا
کیا غم ہے گر ہے بید جرم و قصور تیرا

کون مداح نہیں صاحب ایماں تیرا
عشق خود رکھتا ہے جب حضرت رحماں تیرا
حد نہیں میری کوئی اور نہ پایاں تیرا
اک وسیلہ ہیں بس دین کے سلطان تیرا

یا نبی کس کے نہیں دل میں ہے ارماں تیرا
کون ہوں کیا ہوں کروں عشق کا دعویٰ کیونکر
حد سے نعت یہی کہتی رہی صبح و سا
عاصیاں حشر میں یوں تجھ کو پکارا ٹھیں گے

| | |
|--|--|
| کسر شاں اسکی ہے کسری سوا گنت دو وقف سب کچھ ہے یہ تیرے لئے اور عشق نبی کیوں سکنت بھی نہ ششدر ہو صفائے سے مصر میں اس لئے کہلایا غزیر عالم نار گلزار بھلا کیوں ہنولے ابراہیم فخر کرتے ہیں رسالت معلیٰ پہ تری بلبل باغ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا | فوقیت رکھتا ہے دار پہ بھی درباں تیرا جسم تیرا ہے بجا نقد دل و حباں تیرا آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیراں تیرا نور رکھتا تھا جبیں پر یہ کنگاں تیرا نور سے کسکے تھا عارض یہ درخشاں تیرا یابنی تجھ پہ ہر اک صفت نازاں تیرا ہو مبارک تجھے رضواں یہ گلستاں تیرا |
|--|--|

بادشاہ کو نہیں کوئین میں کچھ خوف ہر اس
حشر میں ماتمہ مرا در ہے داماں تیرا

| | |
|--|--|
| مجھ سے رقم جو وصف شہ انبیاء ہوا پر تو لگن جو عشق حبیب خدا ہوا میں دل سے آستان نبی گدا ہوا جامع ہے تو جمیع فضائل کا یا نبی تیری نظر نے کر دیا درہ کو آفتاب تیرے سحاب فیض و ہدایت کا طفیل اگر تاپ ہے قصد بلدہ طیبہ جو دل مرا | ہر ایک طرف قابل صل علی ہوا دل میرا گویا آئینہ رخت منا ہوا نام اپنا بادشاہ جو ہوا کیا بجا ہوا تجھ سانہ دوسرا میں کوئی دوسرا ہوا قطرہ ترے کرم سے در بے بہا ہوا توحید کا ہے باغ جو پھولا پھلا ہوا رتیلے شوق و وقدم آگے بڑھا ہوا |
|--|--|

پیش خدا میں جاؤنگا محشر میں بادشاہ

نفت بنی کا ماتھے میں دست لیا ہوا

حدیث

ہجر احمد میں نہ پوچھو مجھ سے کیا جاتا رہا
وائے ناکامی پڑے ہیں منہ میں یوسنم
عشق احمد نے مٹا یا دل سے میرے محنت غیر
نکھت مشک گلاب اس راہ سے آتی رہی
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مرٹے
لطف شوق دید میں ہے آنکھ میری مبتلا
شرق سے تاغوب جب ڈنکا بجا توحید کا
کہتے تھے روح الامید قاتل مصطفیٰ
جب آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار

صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا
آشنا قایم رہا نا آشنا جاتا رہا
جس گلی جس رہ سے شاہ انبیاء جاتا رہا
مائے کیا پایا تھا ہم نے ہم سے کیا جاتا رہا
دیکھنا روضہ کا وہ صبح و مساجد جاتا رہا
زور کفر و شرک کا جاتا رہا جاتا رہا
لطف اس دنیا میں نیک جو تھا جاتا رہا
شوق و رضواں مجھے فردوس کل جاتا رہا

سچی سچی ملح گوئی کا ہے چرچا بادشاہ
اب تو فرضی عشق بازی کا مزا جاتا رہا

رنگ نفت مصطفیٰ اجداد منایاں ہو گیا
تیرے غم میں جو مثال ابرگیاں ہو گیا
شوق دیدار پیر جب رقم کرنے لگا
کعبہ میں پائی ہے میر مراد دل نے زندگی
دولت دین بنی نے دی وہ قدر و منزلت

ہر سخن میرا گل گلزار رضواں ہو گیا
واہ کیا سر سبز اسکا باغ ایساں ہو گیا
صفحہ قرطاس میرا نہ گستاں ہو گیا
آب زمزم مجھ کو گویا آب حیوان ہو گیا
دہریں ہر نورچہ شکل سلیمان ہو گیا

| | |
|-------------------------------------|--|
| نوع انسان میں کیا خلاق نے پیدا مجھے | اشرف المخلوق جبے نام انسان ہو گیا |
| بجائے نار جہنم سے مرصیان فساق | سوز الفت تیرا انکے حق میں دریاں ہو گیا |
| فتح گویا ہو گئی سب دشمنان دین پر | نفس سرکش پر اگر غالب سماں ہو گیا |
| مہر کے آگے نہیں جھڑج انجم کی ضیا | رتبہ یوں اگلے کتب کا پیش قرآن ہو گیا |

میں جو سلطان رسل کے در کا ہوں ذنی گدا
باوشہ میرا تخلص مجھ کو شایاں ہو گیا

| | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| ہے تیری حشر میں ادا د کیا کیا | ہوے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا |
| منادی تو نے کی توحید کی جب | مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا |
| ہدایت سے ہوا معمور عالم | صلالت ہو گئی برباد کیا کیا |
| بہار وحدت حق کا ہے جلوہ | ہے پھولا گلشن ایجا د کیا کیا |
| لکھا ہے میں نے وصف چشم سرور | ہے استادوں کا اسپر صا د کیا کیا |
| ہزاروں سیکڑوں امت میں تیری | ہوئے اقطاب و راوتا د کیا کیا |
| بنوت کس کو ہے جن و ملک میں | معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا |
| طپا ہوں غمزدہ ہوں مضطرب | تری فرقت کی ہے بیدا د کیا کیا |
| دوبارہ جا کے جب پہنچوں مدینہ | کرونگا نالہ و فسر یا د کیا کیا |

میں مداح نبی ہوں باوشہ آج
ملیگی شاعروں سے داو کیا کیا

اللہ اللہ حشر میں کس شان سے آئینگے آپ
کیسی ہمدردی نوازش کقدر امت یہ ہے
نور کے لیکر طبق وقت ولادت سب تک
خوش نصیبی پر مری کیا اس سے بڑھ کر فخر ہو
بیگماں حق کی طاعت سے اطاعت آپ کی
کس کو تھا معلوم یوں ہوگی ضلالت کا عدم
یا نبی ہے گلشن فردوس کو میرا سلام
ریشک رخ سے آپ کے خورشید ہو گا زرد و
جو مصدق آپ کے ہیں خوش رہینگے حشر میں

ریشک گاری مت عاصی کو دلوائینگے آپ
اگر نہ ہو ہمراہ یہ جنت میں کب جائینگے آپ
کہتے تھے اس ہر میں تشریف لائینگے آپ
اگر دوبارہ پھر مجھے شرب میں بلوائینگے آپ
اگوا فرمان الہی ہے جو فرمائینگے آپ
اور یوں نور ہدایت اپنا چکائینگے آپ
خاک کو میری مدینہ میں جو پہنچائینگے آپ
پارہ پارہ ہو قمر انگلی جو بتلائیگی آپ
جو مکذب ہیں وہ دل ہی دل چٹائیگی آپ

پاک فرضی عشق سے ہے ہاوشمہ کی شاعری
مجھ سے اسی رنگیں مزاج و لطف کیا پائینگے آپ

شب معراج ہے اسی اہل نظر آجکی رات
پردہ غیب سے ہر وقت صدا آتی ہے
کیا کرے سدرہ سے پرواز پر روح اس
سنگوں کیوں نہوں انجم یہی کہتا ہے ابراق
اک تجلی سے اُدھر طور پہ بخود تھے کلیم -
خلق کین خالق عالم نے بہت سی راتیں

کس قدر رحمت حق کا ہے اثر آجکی رات
ہو مبارک اسی مسافر یہ سفر آجکی رات
ہے پرے عرش کے حضرت کا گزرا جکی رات
پشت پر میری ہے اک شک قمر آجکی رات
ہم کلامی ہو می خالق سے ادھر آجکی رات
رکھتی ہے ان میں مگر شان گزرا جکی رات

| | |
|---|--|
| <p>صدقہ تم پرین لے جانو جگر آجکی رات ہے مکمل سی شبہ جن و بشر آجکی رات تم نے پایا ہے جو کچھ عز و قدر آجکی رات اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آجکی رات طاعت حق میں رہیں تباہ سحر آجکی رات صدف ناہ جب میں ہے گہرا آجکی رات</p> | <p>خوریں خبتیں فلک پر یہ ملک کہتے ہیں قاجری سین او ادنیٰ کا جو کچھ تھا مفہوم نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیسبر کو نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ بت و مفتاح جو جب کی ہے مبارک شبہ قدر کیا ہوگی صدف کی نہ ہو جلیاس میں گہر</p> |
|---|--|

پاؤں شہ پاؤں کے کسطح جزا کل کا دن
خواب غفلت میں اگر ہوگی لبس آجکی رات

| | |
|---|--|
| <p>میرا دہن ہے میری زباں پر تار آج صلّ علیٰ کی کیوں نہ ہو ہر جا پکار آج کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج حور و قصور کا میں نہیں خوشنکار آج کیا یہ زمین فلک پہ ہے میرا وقار آج صدقے کے سخن پہ ہے شکست تار آج تیرے سوا ہے کون ہمیں غمگسار آج حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج شاعر ہیں جہاں میں ہزاروں ہزار آج</p> | <p>کس کا ہے نام و در زباں بار بار آج نفت نبی پہ ہے مرادار و مدار آج سینہ ہے میرا بھر پیر سے داغ داغ خبت میں بھی کہوں گا تری دید بس مجھے با صدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں لکھتا ہوں وصف نکہت گیسو کے مصطفیٰ امت یہی کیسگی قیامت میں یا نبی کیا جانوں میں کہ ہے مدینہ کا پھر سفر نقد و اہل فہم کی ان میں قلیل ہے</p> |
|---|--|

مداح مصطفیٰ ہوں تخلص ہے بادشاہ
غیروں کی مدح سے ہے مجھے ننگ عاراج

شوق ویدار بنی ساتھ رہا میرے بعد
یا بنی داغ محبت ترا لجا تا ہوں
دست و پامیر گناہوں کی گواہی دینگے
ابھا حضرت نے کہ دنیا میں مجھ چھوڑا دھیر
یہی دو چیز تھارے لئے ہیں جہل شیر
نیک اعمال فقط حشر میں کام آئیں گے
خاک کو میری ذرا خاک مدینہ میں ملا
میں اٹھوں حشر میں عشاق بنی کی صفیا
آہ کس درد سے فرمائینگے حشر میں نبی

گل نرگس مری تربت پہ کھلا میرے بعد
بس ہے اس شمع کی مرقہ میں ضیا میرے بعد
یہی دشمن ہیں مرے روز جزا میرے بعد
ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد
یہی دکھلائیں تجھیں راہ ہدیٰ میرے بعد
ہیں عبث قصر و مکاں سیم و طلا میرے بعد
اتنا احسان کرا سی باد صبا میرے بعد
یہی کافی ہے مرے حق میں عا میرے بعد
سیری امت تر کیا حال ہوا میرے بعد

بادوشم فکر ہے کیا اگر نہیں اب قدر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

برتر ہے سب سے عظمت تری پیہر
کیونکر رکھیں دل سے الفت تری پیہر
تو فخر و جہاں ہے تو اشرف ماں ہے
قہر و غضب سے حق کے چپتا نہ کوئی انساناں

اور افضل امم ہے امت تری پیہر
ہے عین طاعت حق طاعت تری پیہر
جن و ملک کے ہیں خدمت تری پیہر
اگر خلق پر نہوتی رحمت تری پیہر

جسطرح حق کی عزت تو خوب جانتا ہے
 زیرِ لوا ہوں تیرے محشر میں نبیاجب
 تختارِ پنج نزع تک بھی امت کی بکسی کا
 دنیا کے سب ہوس کو مثلِ نظرِ گرادوں
 بے چین دل کو میرے کیا چین کی ہے صورت

معلوم ہے خدا کو عزت تری پیہر
 کیا کچھ عیاں نہو گی شوکت تری پیہر
 بھولی نہیں ہے جالی شفقت تری پیہر
 دیکھوں جواک نظر میں تربت تری پیہر
 رویا میں بھی نہ دیکھی صورت تری پیہر

ملح و ثنا سے تیری مملو کلام رب ہے
 اس بادشہ سے کب ہو مدحت تری پیہر

شیفتہ ہوں دل سے حسن احمد مختار پر
 واغہائے دل اوہرا نکھیں اوہر ہرل شکبار
 جا پہنچتا ار کے طیبہ میں پیہر کے حضور
 شربت دیدارِ پلوا دو سبجائی کرو
 شوق سے جب یا محمد کا کروں نعرہ بلند
 ملکِ شیر ہیں اگر آئے مجھے خوابِ اجل
 دوست اور دشمن پہ تھی کیساں قہر کی نظر
 قرعہ شیدی کو کیا سمجھیں غلامانِ نبی
 وصف ہے توحید کا شایاں اگر حق کیلئے

کب نظر میری پڑگی اب کسی دلدار پر
 پیچ تو ہے بارش بھی ہونی چاہئے گلزار پر
 بازوؤں میں گر عطا کر تا خدا دو چار پر
 یانہی کیجے کرم اس ہجر کے بیمار پر
 زلزلہ ڈالوں زمیں پر دشت پر کہسار پر
 میں کرونگا ناز اپنے طالع بیدار پر
 لطفِ تختا تیرا برابر یار پر اغیار پر
 شوکت دارا خدا ہے آپ کے دربار پر
 ختم ہے شان رسالت سید ابراہار پر

حسنِ اصلی کو ہے کیا زیور کی حاجت بادشاہ

سادگی کو خسر ہے بالکل مرے اشعار پر

رہوں میں بحر نعت مصطفیٰ سے آشنا ہو کر
 پڑا ہوں مہند میں اب میں دینے سے جدا ہو کر
 خیال گلشن شرب میگا بعد مردن بھی
 شرف پایا شب معراج سیر قباب قوسین کا
 شب معراج پایا تو نے رتبہ قافح سین کا
 اسی کا دھیان ہو دلیں اسی کا ذکر سبوت
 تصور میں گل رخسار حضرت کے جو روٹا ہو
 تن مردہ میں مشتاقانِ حج کے جان آتی ہے
 سماں سوقت محشر میں رہیگا دید قابل
 شفاعت کیلئے اک جنبش لب تیر کی کافی ہے
 جہاں تیرے انوار ہدایت ہیں عجب بھیلے
 کرو سچی محبت شاعر و تالفع ہو تم کو
 مرا سہراک سخن چمکیگا در بے بہا ہو کر
 یقین ہے شوق پھر لیجائے مجھ کو رہنا ہو کر
 عجب کیا روح جانچنے ویاں باوصا ہو کر
 ہوا مقبول تجھ سا کون ختم الانبیاء ہو کر
 گیا اور آگیا اک پل میں تیرے عرش علا ہو کر
 رہوں تا مرگ یارب مجھ کو عشق مصطفیٰ ہو کر
 ٹپک پڑتے ہیں میرا شک عطر موتیا ہو کر
 ملے ہے آب زمزم کیا انھیں آبِ بقا ہو کر
 کھڑے ہیں جب سنگڑوں عاصی تر زیرِ لوا ہو کر
 ہزاروں جانیں گئے جنت کو دوزخ سے رہا ہو کر
 ہر اک رہ دوزخاں میں ہا شمس الضحیٰ ہو کر
 بھلا کیا پاؤں کے عشق تباہیں مبتلا ہو کر

خطاب با و ستم مشہور ہے میرا جو عالم میں
 شرف پایا یہ میں نے کوئے احمد کا گدا ہو کر

زبان نعت کے ہے سنانے کے قابل
 ہلانا تھا جیسا بنایا ہے حق نے
 ہے دل نہ قربان جانے کے قابل
 ہے پھر کون تجھ سا بنانے کے قابل

شفاعت کے محتاج عاصی ہیں نہ
نبوت ہوئی ختم اب مثل تیرے
پس ذات خالق ہو کچھ ہے بزرگی
نہوتا جو غیروں کو ممنوع سجدہ
عبث دینداری کا دعویٰ ہے سبکو
تم لے شاعر و عشق فرضی کو چھوڑو

خدا کو ہیں کیا منہ دکھانے کے قابل
نہیں کوئی دنیا میں آنے کے قابل
فقط تو ہی تھا اس کے پالنے کے قابل
ترا روضہ تھا سر جھکانے کے قابل
بہت کم ہیں اس کے نبھانے کے قابل
یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل

ضعیفی میں لے بادِ شمع غم یہی ہے
رہائیں نہ تیرے کو جانے کے قابل

عش رسول پاک میں ہے بقرار دل
سردارِ مرسلین یہ ہے میرا نثار دل
لگتا نہیں ہے دل مرا جز نعتِ مصطفیٰ
دنیا کی خواہشیں نہ مسخر کریں اسے
اعدا کو بد دعا کے عوض تو نے دی دعا
اس دلوں کو نذر کر نیکے قابل ہے چیز کیا
کیونکر ہوں منکر ان بنی میرے روبرو
معدوم نیکیاں ہیں، ہجوم گناہ ہے
محکم رہیں جو عشقِ خدا و رسول میں

ہے رشکِ لالہ زار مرا پڑ بہار دل
کعبہ سے عرش سے ہے فزونِ باوقار دل
صدقے ہوں میر دل پہ نہ کیوں بیشمار دل
پہلو میں دیکھ لیتا ہوں میں بار بار دل
اللہ سے ترا وہ عطوفت شعار دل
امت کا نزع تک جی رہا غمگسار دل
میدانِ عشق میں ہے مرا شہسوار دل
کیا لیکے جاؤں پیشِ خدا شہسار دل
ڈھونڈ میں تو ایسے سو میں ملینگے و چار دل

ہر آن تیرے شوق زیارت میں یابی | سیما کے طرح ہے مرا بے قرار دل

یکساں فراق و وصل میں مضطر ہے بادشاہ
کیون کر سرار پائے گایہ دلفگار دل

دہریں آئے غم عشق نبی کھانے کو ہم
رکھتے ہیں سینے میں اپنے سکھائے داغ عشق
دل میں عشق مصطفیٰ ہر کبے اچھا خل غم
تھی یہی حسرت تھے شمع مزار پاک پر
خیر امت کا لقب ہو کہ ہے اسی خیر لوری
تو شفیع المذنبین ہے ہم ہیں عاصی خطا
پیروی کرتے نہیں کچھ تھے قول و فعل کی
آفریں ہے جوش پر وحشت پہ اسکے حجاب
ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اُس جا مرٹے

خلد میں جانے کو ہم ہیں نعمتیں پائے کو ہم
نذر دربار نبی میں ساتھ لیجانے کو ہم
کس طرح کعبہ میں رکھیں وہ بتجانے کو ہم
کاش کر دیتے تصدق دل کے پروانے کو ہم
خوش نصیبی پر ہیں اپنے خوب ترانے کو ہم
جز ترے کسکو سنائیں اپنے افسانے کو ہم
کیا فقط ہیں تسی دنیا میں کہلانے کو ہم
سبے دانا جانتے ہیں تیرے دیوانے کو ہم
عمر بھر تقدیر پر ہیں اپنی بچتانے کو ہم

باوشم عاجز نہ کرتا اگر بصارت کا فتور
تھے بہت رنگ سخن عالم میں دکھلانے کو ہم

کہا رے نبی نے گلے خوشتر ہوں تو یہی ہوں
جہاں میں جو وصف چشم و رُو تو یہی ہوں
ہے مملو گنج دل سرمایہ عشق پیمر سے

بیان تھارلف کا سنبل بہتر نہ تو یہی ہوں
مثال گس شہلا جو ششدر ہو تو یہی ہوں
جو سلطان ہو تو یہی ہوں تو مگر ہوں تو یہی ہوں

میں صدقے ان زبان کے جن با سے تو نے فرمایا
تسے روئے منور کا پریگا عکس گر شایا۔
رسالت کے سما کا مہر انور ہے تو ہی شایا
ذلیل و خوار ہوں لیکن جب سر درویشوں
رقم کرنے لگا جب شرتیہ وصف و مذاق میں
شہید و مجھ کو محشر میں کیونکر سرخروئی ہو
تمام وفات میں اپنے کیا ضائع گناہوں میں

شفیع المذنبین حق سے مقرر ہوں تو میں ہی ہوں
نہ کیوں اُمنہ لول ٹھے سکندر ہوں تو میں ہی ہوں
مثال ذرہ سب امت میں کتر ہوں تو میں ہی ہوں
محبوبین لستی میں جو برتر ہوں تو میں ہی ہوں
کہا ہر ایک مصرع سلگ ہر ہوں تو میں ہی ہوں
شہید تیج ابرئے پمیر ہوں تو میں ہی ہوں
دور ذرہ عمر پر اپنی شکر ہوں تو میں ہی ہوں

بنی کی نعت ہوا سی با و شہ در دزبان جب سے
زبان بھی مجھ سے کہتی ہے سخنور ہوں تو میں ہی ہوں

موج ہوں سیل ہوں قلزم ہوں دریا ہوں میں
طالبت ہوں شتاق ہوں تیدا ہوں میں
روضہ سرور دین آنکھ سے دیکھا ہوں میں
دوستو چلے ذرا دیکھئے شرب کی بہار
قاب قوسین کے اسرار کہوں میں کیوں کر
کیا جلائیگی تو اسی آتش دوزخ مجھ کو
کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہیں میری رضا
مہیں امید فقط حشر میں ہے مجھ کو یقین

ماں مگر طبع رواں نعت میں رکھتا ہوں میں
ہوں فقط اپنے بنی کا نہ کسی کا ہوں میں
چشم بد و عجب قریب رکھتا ہوں میں
تم نہ ہو جاؤ خدا اس پہ جھوٹا ہوں میں
چھوٹا منہ بات بڑی اسلئے ڈرتا ہوں میں
پہلے تو غوریہ کرامتی کس کا ہوں میں
یا بنی تیرنی رضا چاہنے والا ہوں میں
بات بن جانیگی گولا کھ بھی بگڑا ہوں میں

نظر آیا جو مدینہ کا مجھے گورستاں
دل لگا کہنے اسی موت پہ مرتا ہوں میں

باوشمہ ہوں میں فقط ملک سخن کا اپنے

نہ فریدوں نہ سکندروں نہ دارا ہوں میں

بیتاب لہ جان جگر دیکھ رہے ہیں
گردش میں چم شمس قمر دیکھ رہے ہیں
پتھر میں جو ہم لعل گہر دیکھ رہے ہیں
عشاق کا دل زیرِ دُزر دیکھ رہے ہیں
جو نارِ جہنم کا ضرر دیکھ رہے ہیں
ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہیں
ہم چشمِ بصیرتِ جدِ ہر دیکھ رہے ہیں
بے زر کو مگر بستہ کر دیکھ رہے ہیں
جب بے ہنسی کو یہ ہنر دیکھ رہے ہیں

ہم عشقِ پیمر کا اثر دیکھ رہے ہیں
روضہ پہ تصدیق تے جوتے ہیں ہمیشہ
پر تو ہے یہ شاید لبِ دندانِ نبی کا
امی مصحفِ خسارِ نبی تیری بدولت
امت میں ہیں ہم شافعِ محشر کے وہ ہیں
اللہ کے شادابی گلزارِ شریعت
آتا ہے نظرِ جلوۂ توحیدِ الہی
کب صاحبِ رعازمِ حرمین ہوئے
افسوس نہ کیوں فہمِ خلافتِ یہ ہو ہو ہو

صدِ شکر ہے ہم باوشمہ ہیچاں کو
مداحِ نبی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

وارفتہ ہم ازل سے شمشادِ حق جاں کے ہیں
غنجوارِ جملہ عاجز و بے چارہ گاں کے ہیں
دنیا میں جو نمے ہیں امنِ امان کے ہیں

خواہاں فرضی حسن نہ فرضی تباہ کے ہیں
محشر میں وہ شفیعِ تمامِ عاصیاں کے ہیں
سب کے طفیلِ رحمتِ عالم کا ہے یقین

| | |
|---|---|
| <p>غرت کے خواستگار فقط ہم دماں کے ہیں الفاظِ نعتیہ جو ہماری زباں کے ہیں اور مشغلے زبان کو آہ و فغاں کے ہیں اسی واغلو جو مدح کناں تم جناب کے ہیں ہم اتنی پیپر آخر زماں کے ہیں کیا کیا تو اضع آج تیرے میہاں کے ہیں</p> | <p>ہم کو یہاں کے ذلت و غرت سے کام کیا لعل و گہر جو ہر روز سے ہیں قیمتی دل کو خیال اپنے نبی کا ہے ہر زماں طیبہ کے مدح خواں سے نہو ہم سہری کبھی دوزخ یہ گرمیاں تو کسی اور کو بتا کہنے لگے ملکِ شب معراج یا خدا</p> |
|---|---|

بلوالو پھر دوبارہ مدینہ میں یا نبی
 ارماں بہت یہ ماوشمہ خستہ جاں کے ہیں

| | |
|---|---|
| <p>محشر میں شاداں وہ خدا کی قسم نہیں سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم کم نہیں مشکِ ختن میں بڑے مگر بیچ و خم نہیں یہ مرتبہ یہ فخر یہ جاہ و شہم نہیں کیا زیرِ حکم آپ کے لوح و سلم نہیں شیرے پر فضا مجھے باغِ ارم نہیں خورشیدِ مثلِ عارضِ شاہِ اُمم نہیں جو مثلِ سروِ عشق میں ثابت قدم نہیں</p> | <p>جس کو تمہارے عشق کا دنیا میں غم نہیں مدحتِ سرِ تمہارے فقط ایک ہم نہیں کیونکر مثالِ زلفِ معنبر سے دیجئے درگاہِ ایندوی میں کسی کو جز آپ کے امی جو آپ کا ہے لقب کیا مضائقہ کہتا یہی ہے بلبلِ دل پھول پھول کر مہتابِ حبِ طرح نہیں خورشید کی مثال کیا جانے آپ کے قد و الا کا مرتبہ</p> |
|---|---|

کب تک ہے تمہاری زیارت سے بے نصیب

اس بادشاہ پر کئے لطف و کرم نہیں

دل میں اگر محبت خیر البش نہیں
امت نبی کی ہم کو مٹاؤ کدھر نہیں
دنیا میں اس سفر مبارک سفر نہیں
کیا غم ہے میرا پاس اگر سیم و زر نہیں
مادی نہیں رسول نہیں اہل نہیں
عظمت نہیں ہے جاہ نہیں و قدر نہیں
جس جاہ جبریل اس کا گزر نہیں
محشر کا خوف کچھ نہیں دوزخ کا ڈر نہیں
بدلہ اگر پدر کا نہ لے وہ پسر نہیں
جاتے ہیں سب دہر کوئی آتا دہر نہیں
سرو چین کو دیکھئے اس میں ثمر نہیں
دل میں بہتے جوش زباں میں اثر نہیں
عدہ ترین بشر ہے وہی جس میں شر نہیں
گو تیری نعمتوں کا الہی حصر نہیں

اسلام کیا ہے دین ہے کیا کچھ خبر نہیں
خالی کوئی زمین نہیں سحر و بر نہیں
یشرب کو جاؤ راہ میں کوئی خطر نہیں
میں مالا مال دولت عشق نبی سے ہوں
دونوں جہاں میں تیری طرح کوئی یا نبی
تیری ہی شان وہ ترے آگے کسی کو بھی
پہنچا ہے تو دماں شب حراج یا نبی
سن سن کے مژدہ تیری شفا کا ہکواب
شیطان کو کیوں نہ جنت دل سے نکال دیا
دلچسپیاں ہیں ملک عدم کی عجیب تر
آزاد جو ہیں دین سے کیا ان سے نفع قوم
کس منہ سے دعویٰ کیجئے اصلاح قوم کا
نیت اگر بخیر کی ہر طرح خیر ہے
پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر

اشعار کیا سناؤ گے پیری میں بادشاہ

وہ دلفزا بہار نہیں وہ جنگر نہیں

| | |
|---|---|
| <p>چن کو دین کے ہم پر بہار کرتے ہیں کہ جبہ سارے رسل افتخار کرتے ہیں ہم اپنا دامن دل تار تار کرتے ہیں طواف روضہ کا بابا انکسار کرتے ہیں پیادہ جو ہے اسے شہسوار کہتے ہیں شمار کیوں مارور شمار کرتے ہیں ترا اسی باد صبا انتظار کرتے ہیں جو دیندار ہیں وہ اس عار کرتے ہیں قدیم طرز کو کیوں اختیار کرتے ہیں امور فرضیہ کیوں انحصار کرتے ہیں</p> | <p>بنی کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہیں عطا کیا ہے خدا نے ہمیں رسول ایسا جنوں ہے عشق پیر کا مومنو ہم کو نہیں فلک پہ یہ پھرتے ہیں مہر و مہر دو نو ہمیں یقین ہے کہ اعمال نیک عالم میں فرشتہ چھوڑ دو امت میں ہوں محمد کی سلام جلد حضور نبی میں پہنچا دے نکالو فرضی محبت کو شاعر و دل سے گیا وہ اگلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میدان</p> |
|---|---|

اسی بادشاہ نہیں لطف طول گوئی میں
 سخن کو اس لئے ہم اختصار کرتے ہیں

| | |
|---|---|
| <p>فقط مضطر نہیں ان چشم اپنے نم بھی ہوتے ہیں بھلا روز جزا ایسے کوئی سہم بھی ہوتے ہیں یقین ہے بہرہ ورتہ سے یہ دو عالم بھی ہوتے ہیں خدا کے خاص اسرار کے محرم بھی ہوتے ہیں کسی جا پر زیادہ ہیں کسی جاکم بھی ہوتے ہیں</p> | <p>صفہ عشاق بنمبرین اہل ہم بھی ہوتے ہیں نہ جائیں خلد میں ہرگز نہو ہمراہ گرامت ادھر ہے عالم دنیا ادھر ہے عالم عقبی نہیں ہے اک سال کا شرف ذات محمد میں ہے یہ حکمت خدا کی پیروان ملت اسلام</p> |
|---|---|

احادیث نبی بہر ہدایت ہی نہیں ہرگز
وہی من ہیں دل سے فدا ہیں نام حضرت پر
ترا تہ ہے اعلیٰ اسی سیر شک عشق مصطفوی
یہی دین نبی کی ہے صدا رو برو جس کے

وہی زخم دل عشاق کے مرہم بھی ہوتے ہیں
وہی حکام کی قیام میں حکم بھی ہوتے ہیں
کہا تیرے مقابل کو شرو زمرم بھی ہوتے ہیں
ہزاروں سرکش و مغرور کمر خرم بھی ہوتے ہیں

جو سنتے ہیں کلام باوشہ وہ داد دیتے ہیں
وہ حاصل ذوق کرتے ہیں خشن خرم بھی ہوتے ہیں

نجل کردوں مقابل کر کے روئے لمحہ افکن کو
تجھی سے خلبند دو جہاں نے کر دیا شاداب
مثایا صفحہ بہشتی سے تیرے شرف مقدم نے
عجب بہشت ہوئی پیدا تھے مبعوث ہوئی سے
ظہور دین احمد نے ترقی بخشی ہے کیا کیا
ہماری دل سے یار دور کیجے بہتر پیہر

ستاروں کو قمر کو برق کو خورشید روشن کو
نثر کو شاخ کو پنچوں کو گل کو سارے گلشن کو
عذالت کو بھی کفر و شرک بدعت کے مسکن کو
انصار کو یہودوں کو عرب کے سارے دشمن کو
فرست کو لیاقت کو ہنر کو علم کو فن کو
ریا کو حرص کو شر کو ہول نفس رن کو

طفیل نعت کیا اسی باوشہ طاقت ملی ہے اب
قلم کو ہاتھ کو دل کو زباں کو روح کو تن کو

سغور نہ کبھی یوں چل چل کے چلو
مدام شرع نبی پر قدم ہے ثابت
سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش

یہ راہ نعت نبی ہے یہاں سنبھل کے چلو
عتاب حق ہو تھیں گزرا پھسل کے چلو
چلو تو ساتھ مگر توشہ عمل کے چلو

نہیں ہے خوب گناہوں کی یہ گرانباری
شفیع اپنا ہے حشر میں احمد مرسل
نہیں ہے کوئی بھی مشکل رہ اطاعت میں
بنی کے امتی ہونے کا فخر بجا ہے
جہاں میں نام تمھارا ہوشمع سا روشن
اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کرلو

خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے مل کے چلو
طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو
یہ نفس بڑے عداوت کا سرکل کے چلو
ذرا بھی دین سے اسکے اگر بدل گئے چلو
جو سوز عشق نبی میں پگھل پگھل کے چلو
لال و حزن سے فردا نہ ماتم مل کے چلو

ای بادشاہ لکھو سادہ سادہ نعتِ نبی
کبھی نہ طرز پہ تم عشقیہ غزل کے چلو

ریاضِ نعت کی تاثیر دیکھو
ہے ہیں کس کی ہم امت میں پیدا
نہیں لاتی ہے اب لجنے مدینہ
بھرا ہے دل مرا عشقِ نبی سے
یہاں کیا قدر عشاقِ نبی کی
قدم کیونکر اٹھے اب سوئے شرب
فقط اک جنبشِ مرگانِ حضرت
شفاعت کی ادھر امید ہم کو
کر دیکھو رحمِ عالم کے رحمت

گل افشاں ہے مری تقریر دیکھو
ہمارے خوبیِ تقدیر دیکھو
صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو
نہو باور تو اس کو چیر دیکھو
تم ان کی حشر میں توقیر دیکھو
پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو
دل کفار کو تھی تیر دیکھو
گناہوں کی ادھر توقیر دیکھو
یہ امت ہے پُر از تقصیر دیکھو

| | |
|---|--|
| <p>پڑھو قرآن اور تفسیر دیکھو عبرت آپ کی تحریر دیکھو نہ کھاؤ گے کبھی انجیر دیکھو</p> | <p>محبو چھوڑ دو جھوٹے فسانے اسی فرضی عاشقو تم کچھ کرو غور درخت سرو سے زہا زہا زہار</p> |
| | <p>مدینہ دیکھنے اسی باوشہ پھر ہو سی باطل ہر اک تدبیر دیکھو</p> |

شفیع المذنبین تم ہو محمد مصطفیٰ تم ہو
خدا کے بعد افضل کوئی رب میں نہیں تم سا
خدا کی ہے قسم سب کو نہیں طوفان کا خدشہ
خدا کے گو کہ ہو بندے خداوند اپنے ہیں لیکن
بنی کا عشق ہے سب کو بنی کے ملح خوان تم ہیں
تمہیں باعث عالم ہو تم فخر بنی آدم
اگر ہے دین مثل آسمان خورشید تم اسکے
خدا نے کیسے پیغمبر کی امت میں کیا دخل
مقرب بارگاہ ایردی میں کون ہے ایسا
فنا کے اور بقا کے بھید جو کوئی واقف ہے

مرضیان گنہ ہم ہیں دو اتم ہو شفا تم ہو
صفت ہر ایک ہے تم میں منور اور شام تم ہو
یقین ہے کشتی امت کے اپنے نا خدا تم ہو
خدا سب جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو
عجب ہے شاعر و فرضی تبوں کے مبتلا تم ہو
بنی اعظم و اکرم رسول رہنا تم ہو
کہنیں خورشید کو گردین ہم اسکی ضیا تم ہو
اسی امت شک نہیں صاحب نجات رسا تم ہو
جہاں میں جتنے مرسل آئے انکے پیوا تم ہو
وہ یہ کہتا ہے ہم عین فناعین بقا تم ہو

گدائی میں در احمد کے لطف بادشاہی ہے
ہزاروں شکر ہے اسی باوشہ اسکے گدا تم ہو

جو دیکھیں حضرت موسیٰ تمہیں خسار روشن کو
کیا ہے نرم تو نے سیکڑوں دلہائے دشمن کو
جو دیکھا قابل سجدہ ترے محراب ابرو کو
مثال خار کھٹکے گر غم ہجر نبی کیا غم
جو دعویٰ تھا تھے چشم و زباں سے اسلئے حق
وہ اک مخلوق قدر تھے یہ گنج سر وحدت سے

عجب کیا بھول جائیں جلوہ وادی یمن کو
بنایا موم واں داؤد نے تھا ایک آہن کو
مہ تو نے جھکا رکھی ہے اب تک اپنی گردن کو
خوشی سے پھول کر جاؤ لگا مینٹ کے گلشن کو
نہ دی بینائی نگر کسی نہ دی گویا بی سوسن کو
ہو کیونکر عرش سے نسبت سے اس پاک فن کو

رہ عصیاں میں لہزاں ہی سنبھالو باوشہ کو اب
کہاں جائیگا بیکس چھوڑ کر حضرت کے دامن کو

نبی کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ
لکھانت نبی کا میں نے دفتر دیکھتے جاؤ
بہارِ روضہ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شے
شبِ معراج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے
مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے
مبارک قبر سے اپنی نکل کر یا رسول اللہ
بیچ الاول آ یا غلغلہ صل علی کا ہے
سمجھلو شکر خوف الہی کی ہے فیروزی
ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے

خدا کے پاس وجہ اپنے برتر دیکھتے جاؤ
فدا قلب سیاں میں آج اسپر دیکھتے جاؤ
نظر کہتی ہے ساری عمر تکسیر دیکھتے جاؤ
تمھاری عظمت شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ
ہمارا بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ
اس امت کا تمھاری حال بدتر دیکھتے جاؤ
مبارک نعت کا چرچا ہے گھر گھر دیکھتے جاؤ
تم اپنے نفس بد کو گر مسخر دیکھتے جاؤ
دکھائے جو خدا تم کو برابر دیکھتے جاؤ

فلک پر بادِ شمشدہ دیکھو گے کیا عقدِ ثریا کو
ہمارے شاہدِ معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

| | |
|--|--|
| خدا کی شان ہے تم باوقار کیسے ہو شفیع کون قیامت میں ہے تمھارے سوا جو خاصگانِ خدا ہیں تم انکے ہوترج تمھارے گیسو و رخ پر فدا ہیں ہم دل سے خجل جو تم سے ہیں جو میں تو منفعل علیا خدا کے بعد تم سے افضل و اعلیٰ تمھارا سرمہ ہمیں سرمہ جو اہر ہے نہ محو ہونگے کبھی داغِ ہائے عشقِ نبی ہے خستہ حال اس امت کا یا بنی دیکھو بنی کے قول کی یارو نہو اگر تقلید | حبیبِ حضرت پروردگار کیسے ہو گناہگاروں کے تم غمگسار کیسے ہو رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو نہ پوچھے کوئی کہ لیل و نہار کیسے ہو ہر ایک طرح سے تم طرحدار کیسے ہو میں کیا بتاؤں کہ با افتخار کیسے ہو تم امی مدینے کے گرد و غبار کیسے ہو مکانِ دل کے امی نقش و نگار کیسے ہو اٹھو مزار سے زیر مزار کیسے ہو پھر انکے امتی جاں نثار کیسے ہو |
|--|--|

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ بھنچو گے
ای بادشاہ کہو بے قرار کیسے ہو

| | |
|--|--|
| حبذا دین کا سالار ہے وہ انبیاء سب ہیں مثالِ خبسم پائینگے اس کے وسیلے سے نجات | سائے محکوم ہیں مختار ہے وہ ان میں خورشیدِ پرنوار ہے وہ ہم گنہگاروں کا غمخوار ہے وہ |
|--|--|

کیوں نہ ہو ہمکو ہوائے شرب
بارِ فرقت جو رکھا ہے ان کا
مہ نو کرتا ہے جسکو تسلیم
جنِ باں میں نہیں تو صیفِ نبی
نقدِ الفت ہو ترا جسکے پاس

ہم عنادِ دل ہیں تو گلزار ہے وہ
خشر کے روزِ سبکبار ہے وہ
آپ کا ابروئے خمدار ہے وہ
حیف بے قدر ہے بیکار ہے وہ
باغِ رضواں کا خریدار ہے وہ

پاوشہ پر ہو عنایت کی نظر
خستہ و عاجز و ناچار ہے وہ

فدا ہو کیوں نہ دل تجھ پہ ہمارا یا رسول اللہ
تمنا ہے نہ حبت کی نہ شوقِ حورو غلمان ہے
ریگِ گاسخ رو بیشک ہی مومن قیامت میں
جو کچھ ہے آرزو دل میں مینے کی سفر کی ہے
عروجِ عظمت تو حید تھی منظور سرتاسر
ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہو گا
پسندیدہ تھی یکتائی تری کس درجہ خالق کو
عبث ہیں میری آنکھیں غمشِ میری لبھارت ہے

نہیں تجھ سا کوئی خالق کا پیا یا رسول اللہ
ہمیں بس ہے تم سے رخ کا نظار یا رسول اللہ
ہے تیرے عشق کا جسکو سہارا یا رسول اللہ
نہیں ہے خواہش بلخ و بخارا یا رسول اللہ
جو تجھ پر حق نے قرآن کو اتارا یا رسول اللہ
کرے کیا ہمکو دوزخ کا شرا یا رسول اللہ
نہ تھا سایہ کا ہونا بھی گوارا یا رسول اللہ
نہ دیکھا آج تک و منہ تمھارا یا رسول اللہ

اوتے سرنگوں رہتا ہے کلک پاوشہ ہر دم
ہے تیری لغت کب لکھنے کا یا رسول اللہ

برائی ہے تمنا جدمت یا رسول اللہ
کہاں کوں کوں ہو کیا دیکھتا ہوں آج آنکھوں سے
بہا گنبد خضر کا نظارہ جو پایا ہوں۔
نہ تھا میں بندہ ناچیز قابل ایسی نعمت کا
نہیں بھولا سمانا ہوں خوشی سے اپنے جا میں
ملائک کرے ہیں یہ تیرے جبہ فرسائی
ہے واقف جس طرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
کمالات و فضائل حسبہ رسب انبیاء میں تھے
میان عالم و حق برزخ کبریٰ ہے تو بیشک
کہوں کیا میں ہے تجھ پر منکشف حالت مری کیسے
ہوئی افسوس کچھ مجھ سے نہ پابندی شریعت کی
نہ رغبت نیک کاموں سے نہ نفرت تھی گناہوں سے
اسرا یا حرم و عاصی ہوں دم ہویشماں ہوں
تری امت میں ہمیکا نہ کیونکر فخر ہو مجھ کو
شفیع المذنبین ہے رحمۃ للعالمین ہے تو
ترے اصحاب کے تیرے مکرم آل کے صدقے
زبان کو کس شہر کے ہے تری توصیف کا یارا

میسر آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ
مجھے اس خوش نصیبی ہے حیرت یا رسول اللہ
نہ کیوں ہو سب میری کشت قسمت یا رسول اللہ
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ
ملی ہے جیتے جی اب سیر خبت یا رسول اللہ
بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ
خدا ہی جانتا ہے تیری عظمت یا رسول اللہ
ملی ان سبکی تجھ کو جامعیت یا رسول اللہ
تری کچھ اور ہے شانِ سالت یا رسول اللہ
نہیں کچھ عرض حاجت کی ہر حجت یا رسول اللہ
نہ میں نے کی ادا خالق کی طاعت یا رسول اللہ
ریا کس درجہ مجھ کو خواب غفلت یا رسول اللہ
مگر ہوں داخل افراد امت یا رسول اللہ
تھی سارے انبیاء کو جسکی رغبت یا رسول اللہ
نگاہ لطف ہر تیری کفایت یا رسول اللہ
قیامت میں مری کیجے شفاعت یا رسول اللہ
قلم کو کسکے ہے لکھنے کی طاقت یا رسول اللہ

گدا ہوں تیرے در کا پاؤں کہتے ہیں سب مجھ کو
یہ کافی ہے مجھے دنیا میں عزت یا رسول اللہ

مرد دل ہے نسبت اس طرح عشق پیہر سے
نہیں مقصود جنت نہ جنت کے کسی گھر سے
مجھے کیا کام فرضی حسن سے اور فرضی دلبر سے
ترے مست مئے الفت کو کچھ پروا نہیں ہرگز
بجز قلب سنخو رکب کوئی قدر سخن جانے
لکھوں کیونکر قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا
نہ رو کو خلا سے مجھ کو نبی کا امتی ہوں میں
غم ہجر نبی میں شک جو بہتے ہیں آنکھوں سے
میری امید کی کھیتی ابھی سر سبز ہو جائے

جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جیسے جوہر سے
مری آنکھوں کو دلچسپی مدینہ کے ہے منظر سے
میں سچا ہوں مجھے سچی محبت ہے پیہر سے
نہ جنت سے نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ محشر سے
صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زر گر سے
بنالوں روشنائی میں جنت تک مشک و عنبر سے
جو پریش ہو فرشتو پوچھلو تم اپنے داو سے
فردوں رتبہ ہے انکا آب زمزم آگے تر سے
دراسا یا نبی تیرا اگر ابر کرم بر سے

نبی کے آستان کی ہے گدائی پاؤں سے حاصل
مجھے ہے برتری جمشید و دارا اور سکندر سے

ہے داغ البتہ کوئے سید ابرار سے پہلے
مہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایمان کی
محبت میں نبی کی پائی ہے انصار نے سبقت
مجھے جنت میں لیجانی کی کوشش بعد اسکے ہو

ہوں شیدا اسکا سی رضاؤں کی گلزار سے پہلے
میں پوچھوں لگا یہی ہر مومن و دیندار سے پہلے
مہاجر گر چہ ایمان لائے تھے انصار سے پہلے
بچا لو یا نبی مجھ کو عذاب نار سے پہلے

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مگر لب پر
 بشارت آپکی سب دیتے آئے ہر زمانہ میں
 فقط تائید حق کی تھی غلط ہے قول غیر و نکا
 او ظلم و ستم تھا اور ادھر لطف عنایت بھی
 میسما آپ ہو میرے میں ہمارا محبت ہوں

لبوں کو چوم لیتی ہے زباں کس پیار سے پہلے
 پیہر جتنے آئے احمد مختار سے پہلے
 نہیں سلام بھلا یا گیا تلوار سے پہلے
 پڑا تھا آپ کو کیا سابقہ کفار سے پہلے
 مجھے سیراب کر دو شربت ویدائے پہلے

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی پاؤں سے
 کہاں رجحان تھا یوں نعتیہ اشعار سے پہلے

رسول اللہ کی مدح و ثنا سران بہتر ہے
 انہیں سے ہر کوئی غرت ہے انہیں کی ہر کوئی
 وہی سرتاج ہیں سب کے وہی محبوب ہیں سب کے
 خدا کے بعد افضل جز محمد کے نہیں کوئی
 کہیں گے اہل محشر دیکھ کر اعزاز پیغمبر
 مسلاطین زمانہ کے تمامی جاہ و شہرت سے
 مدینہ اپنا سکھ ہو مدینہ اپنا مدفن ہو
 مبارک ذات حضرت اس طرح ہے جگہ میں
 کیا ہے تو نے پیدا ہو کواست میں محمد کی
 یہاں خوشتر ہے ہر کوئی سیر گلزار مدینہ کی

دل جاں نام پرانے جو ہو قربان بہتر ہے
 انہیں کل ذکر ہے پیارا انہیں کا وہ بیان بہتر ہے
 انہیں کی شرع اچھی انکا ہر فرمان بہتر ہے
 اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمان بہتر ہے
 خدا کی سلطنت میں وہ کیا دیوان بہتر ہے
 گدایان در احمد کی عز و شان بہتر ہے
 یہی ہے آرزو وعدہ یہی ارمان بہتر ہے
 خدا کے سب کتب میں حسب طرح قرآن بہتر ہے
 الہی تیرے احسان میں یہ احسان بہتر ہے
 وہاں شاید تجھے فردوس ہی ضوان بہتر ہے

| | |
|--|--|
| یہی جنت میں عشاق بنی حوروں کے کمدینگے پلا دو شربت دیدار اب اسی ساقی کو شر جنوں ہے عشق احمد کا ہوں پروردگار شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلیٰ تر خلاف شرع داخل اگر کوئی بھی بات ہو ایسے | جو کچھ بہتر ہے حسن سید اکوان بہتر ہے مرضیانِ محبت کو یہی درمان بہتر ہے ہمارے واسطے صحرائے عربستان بہتر ہے ہے جسکو خوفِ عقلی کا وہی انسان بہتر ہے نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفان بہتر ہے |
|--|--|

الہی بادشاہ کو رکھے محکم جب احمد میں
ہمیشہ خانہ دل میں یہی مہمان بہتر ہے

| | |
|--|--|
| پھر دوبارہ مجھے شرب کی زیارت ہو جائے کسلے دیر ہے اب جلد قیامت ہو جائے جائیں ہم خلد میں کفار جلیں دوزخ میں احمد کا لیکے لوحِ شریں جب تو نکلے اشکِ عشق نبوی کو ہے وہ رتبہ جاہل تیری شیریں سخنی کی جو کہوں میں توصیف گنجِ فاروں کی مرے پاس حقیقت کیا ہے گر مژداتِ قدیمی میری رضا کے حق میں ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل چھوڑیں بیکثرت وہ بوسیدہ خیالات اپنے | اوج پر پھر جو مرا نیر فست ہو جائے یا بنی امت عاصی کی شفاعت ہو جائے غم اُدھر اُنکو ادھر ہر ہکو مسرت ہو جائے انسن جن کیا ہیں فرشتوں کو بھی حیر ہو جائے کیا عجب کوثر و تسنیم یہ سبقت ہو جائے میرے لفظ میں مصری کی حلاوت ہو جائے گر میرے تری دیدار کی دولت ہو جائے جو مصیبت ہو مرے واسطے راحت ہو جائے اک سر جو جہادِ ہم سے شریعت ہو جائے فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہو جائے |
|--|--|

شاعری سے یہی مقصود ہے اسی شاہِ رسل
بادِ شمش کی ترے مداحوں میں شہرت ہو جائے

شفیع المذنبین جب سے محمد مصطفیٰ ٹھہرے
تفاوت ہے یہی اپنے نبی میں اور عیسیٰ میں
نہ نکلے منہ سے کچھ ہاں نعتِ حضرت دمدم نکلے
جو منکر دین کا ہے نزد حق نزد رسول حق
جگر میں دلیں جاں میں تیری جب عشق و دلا ٹھہرے
نہ کیونکر و صف کیو سورہ واللیل کو کہئے
غبارِ روضہ اطہر جو شیرب سے صبا لائے
کرم سے یا نبی ہکو مدینہ جلد بلوا لو
طریقت اور حقیقت کا ملے کیا راستہ ہکو
خیالی شاعر وں دور مداحانِ حضرت ہیں
مدینہ کے سفر کی کسطحِ رغبت مکمل ہو

دل امت میں خوفِ حشر گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے
پر وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے
نہ ٹھہرے دل میں کچھ ہاں عشقِ شاہِ انبیا ٹھہرے
برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے
نہ کیوں ہر دم زباں پر یا محمد کی صدا ٹھہرے
ترے رخسار کی توصیف میں جب الضحیٰ ٹھہرے
ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ تو تیا ٹھہرے
دلِ عاشاق میں صبر و تحمل تا کجا ٹھہرے
شریعت میں نہ مستحکم قدم جب لٹا ٹھہرے
وہ مشتاقِ نبی اور یہ تبول کے مبتلا ٹھہرے
نہ جب تک شوقِ خودماند خضر رہنا ٹھہرے

قلم تیرا چلے کیا بادِ شمش نعتِ سیمپہ میں
یہاں ہر صاحبِ طبع رسا جب نارسا ٹھہرے

منہ پر زباں پہ لب پہ ہے رحمتِ رسول کی
ہے لاکھام سب پہ فضیلتِ رسول کی

دل میں جگر میں جاں میں ہے الفتِ رسول کی
ملو کلام حق میں ہے عظمتِ رسول کی

مطلوب کیوں نہ ہو مجھے رویت رسول کی
آنے دو حشر دیکھینگے عزت رسول کی
میزان میں پلصراط میں موقف میں حشر میں
دو ٹکڑے چاند ہو گیا لاکھوں کو آن میں
یہی کی داستان ہے نہ جنوں کا ذکر ہے
کیوں نوبت زوال نہ ہو شرک و کفر کو
جنتک تھاقن میں دم دم امت ہی بھر تھے
کھل جائے تانصیب ہماری نصیب کے

ای چشم ہے یہ عین محبت رسول کی
وہ دبدبہ وہ شان وہ شوکت رسول کی
کس کس جگہ نہ ہوگی شفاعت رسول کی
ششدربنائی ایک شار ت رسول کی
ہم تو بیان کرتے ہیں غمت رسول کی
ڈنگا بجا رہی ہے شریعت رسول کی
کیا عاصیوں پہ عام تھی شفقت رسول کی
یارب ہوا ب نصیب زیارت رسول کی

خرم نہو گادل ترا ای پاوشم کبھی
جنتک نہ دیکھے آنکھ سے تربت رسول کی

پوچھو مت دنیا سے کیا لیجائینگے
گور میں ہم کیا صنیا لے جائینگے
تم جو چاہو لے چلو شاعر و
غور کیجے امتی کس کے ہیں ہم
قرب حق پائینگے عشاق رسول
جلد بلو الودینہ یا بنی
شایق دیدار حضرت ہوں مجھے

نام اچھا یا برائے جائینگے
شع عشق مصطفیٰ لے جائینگے
ہم پیہر کی شنالے جائینگے
کیسے ہم دوزخ میں ڈالے جائینگے
ہیں جو منکر وہ نکالے جائینگے
دل کو ہم کتبتک سنبھالے جائینگے
حوریں آنکھوں میں ٹھالے جائینگے

| | |
|---|--|
| <p>شوق و ارماں کے رسالے جائینگے ہم یہی سپیش خدا لے جائینگے</p> | <p>سوئے شرب میسر دل کے شہسخت شرساری عذر خواہی عاجزی</p> |
| <p>خالی جائینگے نہ ہم ہی بادشاہ اہل محفل کی دعا لے جائینگے</p> | |
| <p>قرب خدا کا اس سے نتیجا اٹھائیے خلد بریں کا لطف دو بالا اٹھائیے اپنا قدم جو سوئے مدینا اٹھائیے کیونکر خیال شرب و بطحی اٹھائیے فرضی توں کے ناز جو جیبا اٹھائیے اس زندگی کا دل سے بھر سا اٹھائیے غفلت کا اپنی آنکھ سے پردا اٹھائیے کھوسنگریزے اور درکتا اٹھائیے</p> | <p>عشق رسول پاک کا بیڑا اٹھائیے نام اپنا دینداری میں اچھا اٹھائیے مقدم کی خیر رحمت خالق مناسیگی دل میں ہمارے گویا ہے یہ نقش کا حجر ہم ہیں نیاز مند نبی ہمو کیسا ضرور آیا ہے جو کہ مہدیں دیکھیگا وہ محمد ویدار دوست کی ہے تمنا اگر تمھیں غیروں کا عشق اور ہے عشق نبی ہے اور</p> |
| <p>منظور گرسرت عقی ہے بادشاہ بارغم رسول ہمیشہ اٹھائیے</p> | |
| <p>انھیں حاصل ہر اک جنت کی نعمت ہونیوالی ہے غنایت ہونیوالی ہے شفاعت ہونیوالی ہے یقین کفار کو خواری و ذلت ہونیوالی ہے</p> | <p>ترے عشاق کی محشر میں عزت ہونیوالی ہے نہ گھبراؤ گنہگار تو تمھیں اپنے پیمر سے معزز تر وہی ہیں جنکے دل میں نورایاں ہے</p> |

مبارک ہے وہ دل حبیب تری محمود الفت ہے
 ذر والہ سے لے منکرین دین پیغمبر
 کہا حق نے تو ختم المرسلین بیشک ہر تیرے بعد
 گھنٹہ عظمت کا تھا گرد و کن لیکین نہ تھا معلوم
 مزاحم ہو نہیں سکتے کبھی سباب دنیاوی
 بتوں کے عشق کے شمار کا خواہاں نہیں کوئی

مبارک زبان جس سے مدحت ہو نیوالی ہے
 تھیں اکدن قیامت قیامت ہو نیوالی ہے
 نہ دنیا میں نبوت و رسالت ہو نیوالی ہے
 زمیں پر یا نبی تیری ولادت ہو نیوالی ہے
 دوبارہ گردینہ کی زیارت ہو نیوالی ہے
 مہذب سلسلے میں اس سے نفرت ہو نیوالی ہے

نہ چھوڑو مشغلہ نعت نبی کا پاؤں شہ ہرگز
 طہیلس اس کے رسا اپنی طبیعت ہو نیوالی ہے

منہ سے سخن جو نعت نبی کے نکل گئے
 ہجر نبی میں آہ کے شعلے نکل گئے
 عشاق مصطفیٰ میں ہو روشن انھیں کا نام
 چھٹتا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
 صحبت بدوں کی کرتی ہے نیکو کو بھی خراب
 حق ادب ادا نہوا ہم سے دوستو
 رکھا جو تیج شمرنے حلق حسین پر
 دائم ہے سعید ازل دیں یہ استوار

الفاظ ساک نور کے سپانچے میٹھل گئے
 خرمین قرار و صبر کے یکجہت جل گئے
 جو سوز دل سے شمع کی صورت گھل گئے
 اگر آج بچ گئے تو سمجھو کہ کل گئے
 کیچڑ ہوا زیادہ تو پاؤں پھسل گئے
 روضہ پہ مصطفیٰ کے جو ہم سر کے بل گئے
 لرزہ ہوا زمین کو فلک سا ہل گئے
 جو تھے شفی وہ دین میں سے بدل گئے

ای پاؤں شاہ اپنے گناہوں کو کر کے یاد

فقط عشق جناب احمد مختار باقی ہے
 زمیں پر کوچہ احمد کاجب گلزار باقی ہے
 خیال زلف حضرت آسین جب ہر بار باقی ہے
 اگر باقی ہے ذات حضرت دادار باقی ہے
 ابھی دل میں امید رحمت غفار باقی ہے
 تری گردشِ کیوں سی مہر پر انوار باقی ہے
 مے پہلویں دلِ منہ میں زباں نیکیاں باقی ہے
 مدینہ کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے
 نہ توبہ کوئی باقی ہے نہ استغفار باقی ہے

رہو گے گرنہ تم باقی تو غم کیا بادِ شمشاد اسکا
جہاں میں جب تنھاری شہرت اشعار باقی ہے

زبان سے نعت محمد اگر ادا ہو جائے
اگر وہ ابر کرم مہرباں ذرا ہو جائے
جو تیری قرب کی نعمت ہیں عطا ہو جائے
نجات چاہیگا ابلیس بھی تو کیا ہے عجب
لکھے جو صدق سے دل میں ہوئے عشق بنی

مری زباں پہ زباں بھی کیوں فدا ہو جائے
ابھی یہ باغِ ثمنِ مرا ہرا ہو جائے
بعید کیا ہے اگر قرب کبریا ہو جائے
جو دھوم تیری شفاعت کی بر ملا ہو جائے
جہاں کی حرصِ ہوسب کیوں ہوا ہو جائے

| | |
|---|--|
| ادھر ہو مہر عرب اور ادھر مہ کنساں میں انکی زلف کی توصیف میں پریشاں ہوں فراق اس گل عارض کا گر رُلائیگا | میں جو ہر دو قیامت میں کیا فرا ہو جائے کہوں جو شک ختن موبو خطا ہو جائے گلابی عطر سے آنسو مرا سوا ہو جائے |
|---|--|

| | |
|--|--|
| ای باوشاہ بجائے طفیل نعت نبی ترے کلام کا شہرہ جو جا بجا ہو جائے | |
|--|--|

| | |
|--|--|
| ہم کبھی عشق نبی سے نہیں ٹلنے والے دین احمد سے بدلنے دو بدلنے والے یاد آئیگی وٹاں بھی ہیں شرب کی فضا جب دنیا نہیں بعضوں کو نکلنے دیتی راستہ قرب الہی کا وہی پائینگے بادہ خواروں کا سنبھلنا تھے بالکل آس ظہر دم دہر میں مداح پیسے گویا نفع کیا ان سے جو ہیں دین نبی سے آزاد | مثل پروانہ ہیں اس شمع پہ جلنے والے کف افسوس ہیں وہ حشر میں ملنے والے گلشن خلد سے کب ہم ہیں پہلنے والے یوں تو شرب کو نکلتے ہیں نکلنے والے دل سے جو شرع پیہر پہ چلنے والے ہیں کہاں نشہ دولت میں سنبھلنے والے صدف قلب سے موتی ہیں اگلنے والے سر و گلشن نہیں سوتے کبھی پھلنے والے |
|--|--|

| | |
|---|--|
| باوشہ میں نہ لکھوں گا کبھی جز نعت نبی سائے اشعار ہیں اس سانچے میں ڈھلنے والے | |
|---|--|

| | |
|--|---|
| جہاں کے عشق بازوں میں ہمارا کچھ جدا دل ہے طفیل عشق احمد کیا صفائی پائی ہے دل نے | ہر شام و سحر پابند عشق مصطفیٰ دل ہے سکندر طبع ہوں میں ورمیرا آئینہ دل ہے |
|--|---|

| | |
|---|---|
| <p>اسی کا متبادل ہے اسی کا آشنا دل ہے تمام اعضاء انسانی میں جیسا متبادل ہے تن اپنا مثل کشتی ہے تو اس کا نا خدا دل ہے بنی کا نام ہے ورد زباں محو ثنا دل ہے جو تحمل ہوا اس کا تو وہ انسان کا دل ہے سزا پایا گیا وہ محشر میں اس کا ناسر دل ہے یہ کیا پہلو میں میر سخت پتھر سے سوا دل ہے میں سیج کہتا ہوں ان باتوں سے میر بزراد دل ہے</p> | <p>ہر یک دم تادم آخر جو دم امت کا بھرنا تھا رسول اللہ کا ترسے یوں سائے رسولوں یقین ہے محکولیجا بیگا پھر اکدن مدینہ کو وسیلہ مغفرت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا نہ متحمل ہوئے ارض و سما بار امانت کے جہاں میں جو کو غفلت رہتی ہے احکام شریعت سے کسی دن نرم ہوتا ہی نہیں خوف الہی سے نہ فرضی عشق ہے محکوم نہ جھوٹا ہے سخن میرا</p> |
|---|---|

نہ کیوں تفویض کر دوں بادشہ ہر کام خالق پر
وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا برا دل ہے

| | |
|---|--|
| <p>اندلوں رشک ملائک ہے سعادت میری سور و غلماں مرے کوثر مرا جنت میری مائے غفلت یہ میری حیف یہ قسمت میری کیوں قرباں ہو بصیرت پہ بصارت میری زایر روضہ پہ واجب ہے شفاعت میری آرزو جلد یہ برا کسی صورت میری شوق کو اور بڑھا دیتی ہے ہمت میری</p> | <p>مائل لغت ہے ہر وقت طبیعت میری اک نظر اسکے کرم کی ہو تو پھر محشر میں آگیا جا کے مدینہ نہ کیا اپنا مقام چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری اس لبک کے صدقے کہ کہا تھا جس نے صورت بلدہ طیبہ کا ہوں شائق یارب مانع راہ ہیں ہر چند کہ اسباب جہاں</p> |
|---|--|

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دوں گا ہرگز | ماہ و خورشید کریں لاکھ لجاجت میری

باوِش مجھ کو ہے شانِ جہاں سے کیا کام

دراحد کی گدائی میں ہے عزت میری

اوصافِ مصطفیٰ نہ کسی سے رقم ہوے
افت میں مصطفیٰ کی جو ثابت قدم ہوے
پرستش کا خوف کیا ہمیں دوزخ کا کیا خطر
برپا جو تو نے دینِ متین کا علم کیا
خلقِ عظیم حق نے کہا شان میں تری
کہدویہ انے جو رہ حق میں ہوے نثار
تو جید حق سے ہو گیا پُر نور اک جہاں
ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستان
سچا ہو عشق چاہئے سچا کلام اب

عاجز تمام اہلِ تسلیم یک تسلیم ہوے
دنیا میں آخرت میں وہی محترم ہوے
محشر میں جب شفیع وہ شاہِ احم ہوے
کفار سرنگوں ہوے بتِ منہدم ہوے
اعدائے دینِ سخر خلق و کرم ہوے
تم کا میاب ہو گئے محروم ہم ہوے
روشن فقط نہ کشور عربِ عجم ہوے
جتنا بڑھے ہے تھے ہم اتنا ہی کم ہوے
فرضی جو عاشقاں تھے وہ سب کا عدم ہے

جز نعتِ پاک کچھ نہیں لکھتے ہو باوِشاہ

تم شاعرانِ دہر میں کیا مغتتم ہوے

رسولِ اللہ کی طرح و ثنا ہر آن باقی ہے
ہمیں کیا خوفِ محشر ہے اگر ایمان باقی ہے
ادھر آلِ سکی باقی ہے ادھر قرآن باقی ہے

زباں جب تک ہن میں اور تن میں جان باقی ہے
قسم حق کی ہے بیشک ہم جلو جائینگے جنت میں
نبی باقی نہیں دنیا میں لیکن اسنے چھوڑا ہے

| | |
|--|---|
| نہ ہو تعظیم گراونکی نہ ہوں گرا نئے ہم بیرو | تو پھر کیا دین کی عظمت ہو پھر کیا شان باقی ہے |
| دوبارہ دیکھ لوں آنکھوں میں وضہ پیر کا | کوئی راہ ہنیدل میں یہی ارمان باقی ہے |
| خوشی میں اس مہ میلاد کے ہیں سب کے سب داخل | ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے |

طفیل احمد مرسل لکھی بخشہ اسکو
جہاں میں بادشاہ اک عبدنا فرمان باقی ہے

| | |
|--|-------------------------------------|
| دل کو نبی کے عشق کا مظہر بنا ینگے | ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنا ینگے |
| ذکر نبی کا آئینہ دکھلا کے خالق کو | طبع رسا کو آج سکندر بنا ینگے |
| اوراق دل پہ نعت کا دفتر لکھیں گے ہم | رگہا بے جاں کے تار کا مسطر بنا ینگے |
| آنکھیں بچھاتے جائیں گے شرب کی راہ میں | ہم سر کو اپنے پاؤں کا سہرہ بنا ینگے |
| دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک وہ آستان | بگڑا ہے نعت اسکو مکرر بنا ینگے |
| رگڑیں وہاں جہیں کو پئے سجدہ خدا | داغ جہیں کو غیرت اختہ بنا ینگے |
| کرتے ہیں وصف نہت گیسو کا ہم ترے | مجلس کو ساری آج معبر بنا ینگے |
| اعدائے دیں کے دل میں خلش کیوں نہ ہو | ای نوک خامہ ہم تجھے نشتر بنا ینگے |
| ہے تیرے آفتاب ہدایت کا یہ بیاں | ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنا ینگے |
| ہر خار میں عیاں گل رعنا کا ڈھنگ ہو | ہر یک خذف کو روش گوہر بنا ینگے |
| روئینگے گرنہ پائیں گے جنت میں تیری دید | آنکھوں کو اپنی چشمہ کو شہر بنا ینگے |
| جب ہم سنائینگے تیری رحلت کا واقعہ | ہر صف کو خلق کے صف محشر بنا ینگے |

حق نے کہا کہ تجھ سے کسی دلی شرف نبی
خوبیاں بھی وصف احمد مرسل کے واسطے
میلاد کی خوشی میں چراغاں کرینگے ہم
چرچے رہیں گے وعظ و قصائد کے جا بجا
ہم کو درجہ لغت نبی کا ہے مکتفی

ہم نے نہیں بنایا نہ اسپر بنائینگے
صل علی کے لفظ کا زیور بنائینگے
ہر اک مکاں کو خلد کا منظر بنائینگے
عقیقی کے زاد راہ کو بہتر بنائینگے
شرب میں قبرانی مقسم رہنا ینگے

اشعار ہاوشاہ یہ کہتے ہیں بار بار
ہم مومنوں کے دل کو مسخر بنائینگے

جہاں میں تم سا کوئی صاحب جمال بھی ہے
ہے راضی ان سے خدا جو تمہارے عشق
ہمیشہ مست ہیں ہم عشق سرور دیں میں
نصدق اس شہ والا کی ذات میں جسکی
صحابی دونوں ہیں دونوں ہیں جان نثار نبی
ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز
نبی کے خال سے غیرت ہے بخم تاباں کو
حفظ تمہاری محبت نہیں ہے سینہ میں
شفیع تم سو ہمارے تو امتی ہم سب
دوبارہ محکو مدینہ میں جیلہ بلوالو

کہ جسکا عاشق شیدا وہ دو الجلال بھی ہے
رضائے حق سے کوئی عمدہ تر مال بھی ہے
یہ وہ شرابی جو پاک اور حلال بھی ہے
کرم ہے قہر ہے لینت ہے اعتدال بھی ہے
اگر صہیب ادھر ہے اور ہلال بھی ہے
کمال جسکو ہے آخرائے زوال بھی ہے
نخل اس ابرو سے خمدار سے ہلال بھی ہے
متاع شوق سے دل میرا مال بھی ہے
نجات پانے میں کیا ہو احتمال بھی ہے
یہ آرزو ہے یہی تم سے اب سوال بھی ہے

| | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| دماغ میں ہیں خیالات ساری دنیا کے | بھلا کسی کو کبھی موت کا خیال بھی ہے |
| سہارے واسطے تاحشر بس ہیں یہ دو چیز | کلام پاک ہے اک ایک تیری آل بھی ہے |

| |
|---------------------------------------|
| نظر کرم کی ہو اس بادشاہ عاصی پر |
| حقیر و عاجز و بیکس ہے خستہ حال بھی ہے |

رنج مہر نور شب رنگ گیسو پیشانی رشک بدرالجبی ہے
 ابرو مہ نوا نجم ہیں دندان سرخی شفق کی لب پر فدا ہے
 سروچمن گرفتار کو لکھے کب رستی اس مضمون میں ہے
 ہے بے بصر وہ آنکھوں کو تیری مانند زگر جس نے کہا ہے
 تشبیہ کوئی دینی ہے بجا نور خدا ہے تیرا سرا پا
 حور و ملک سب تیرے ہیں شیدا ہر اک کے لب پر صل علی ہے
 مقبول رب محبوب ہے تو دونوں جہاں کا مقصود ہے تو
 گر تو نہوتا کچھ بھی نہوتا ہونے سے تیرے سبب ہوا ہے
 جب اک اشارہ تیرا ہوا ہے ٹکڑے ہو آیا چاند آسمان سے
 تو نے مبارک انگشت سے کیا پانی کا چشمہ جاری کیا ہے
 سایہ زمیں پر کوئی نہ دیکھا ہے سایہ تیرا ہے جسم والا
 تو نے قدم جس کو چہ میں رکھا کو چہ وہ رشک گلشن بنا ہے
 تیرا لقب تھا ظاہر میں امی حاصل تھا تجھ کو علم لدنی

ہیں کونسے وہ اسرار و معنی حقیقی جو تجھ سے حق نے رکھا ہے
 اعدائے تیرے ایذا کے طالب تجھ کو کیا ہے حق سب غائب
 مشرق سے لیکر تا حد مغرب دین میں کس کا ڈنکا بجا ہے
 قایل ہوں تیرے گرجن و انساں کیا ہو عجیبے سالار اکوٹ
 ہر ہر شجر اور ہر برگ سبتاں تصدیق تیری کرنے لگا ہے
 قرآنِ جہم سنتے تھے تجھے ہوتے تھے حیراں فصحاء عرب کے
 جزمانے کے چارہ نہ دیکھے کہتے تھے کیا یہ حیرت کی جا ہے
 بھجنس ہیں گو لعل اور پتھر کب لعل سے یہ پتھر ہو مہر
 گرچہ لب رہے تو ای پیمبر تجھ کو بشر گر کہئے خطا ہے
 پابند عصیاں ہوں میں سراسر ہے تو ہی میرا محشر مینا دور
 چشم کرم کرا اس پاؤں شہ پر یہ بھی ترے ہی در کا گلا ہے

خمسة غزل قدسی

بخشا خالق نے تجھے تاج شفاعت اسی بنی
 ہم کہیں گے یہی جب حشر میں ہوگی طلبی
 واہ کیا خلعت رحمت ہے ترے تن پہ بھیجی
 مہربا سید کی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقی

جنیت لعل کو پتھر سے اگرچہ ہے بجا
 اگر کہیں لعل کو پتھر یہ نہیں ہے زیبا

| | |
|--|--|
| بنی آدم میں گنوں تجھ کو میں کیونکر شاہ | نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را |
| برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب | |
| اک زلیخا کو تھی یوسف کی محبت ہر دم | عشق لیلا میں نہ جز قیس رکھا کوئی قدم |
| سارا عالم تجھے کہتا ہے اسی فخر عالم | من بیدل بجال تو عجب حیرانم |
| اللہ اللہ چہ جمال ست بدین لوح العجب | |
| مصر اور شام عرب سے تھے زیادہ مشہور | فارس و روم تھے سب ملک میں سربز و فہر |
| لیک غزت یہ عرب کو ہی جو دینی تھی ضرور | ذات پاک تو دیریں ملک عرب کرد ظہور |
| زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی | |
| ذات اقدس تھی تری چشمہ فیض و انعام | کیوں نہ سیراب ہو باغ دل انصار کرام |
| پھول کرے خوشی کے یہی کہتے تھے تمام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز ہر دم |
| زاں شدہ شہرہ آفاق بشیرِ نبی | |
| جب زمیں پر چو ا پیدا تو اسی شاہِ لولاک | فخرِ افلاک پہ کرتی تھی زمیں یہ بے باک |
| واہ کس ڈہبے فجل اس کو کیا ایزد پاک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک |
| بقامیکہ رسیدی ز سرمدیچ نبی | |
| بحر عالم میں تری چاہ سے اسی خضر صفات | موج زن سینہ میں کیا کیا نہ الم ہیں مہمات |
| کیوں نہ ہم ہائی بے آب سارِ تپیں ذرات | ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات |
| لطف فرما کہ زہدی گذر دشتِ لبی | |

آئے کب حشر میں میرا کوئی دساز نظر
دست و پامیر مجھے آتے ہیں غماز نظر
بس ہے اس عاصی کو اک تیری سرفراز نظر
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

۱۔ قریشی لقی ہاشمی و طبلی

شبِ مزاج تو فردوس میں پہنچا حیدم
خور و غلماں لگے سب چومنے آ کے قدم
کہا رضواں نے بعدِ غز زباں سے پیہم
نسبت خود بگت کر دم و بس منقطع لم

زاکہ نسبت بسک کوئے تو شد بے ادبی

ہے مفرح سے ترے وصفِ فرحت دل کی
تیرے معجونِ محبت سے شفا ہے اپنی
بادِ شہ تم بھی کرو درو بہ شعر قدسی
سیدی انت جلیبی و طبیبِ قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے دریاں طلبی

ایضاً

ہوں میں اک ذرہ تو خورشیدِ رسالت ہے بنی
وصفِ خورشیدِ سوزہ سے یہ ہے بواجبی
ہر دو عالم میں ہے روشن تری والا سبی
مرحبا سیدِ مکی مدنی العسبلی

دل و جاں بادِ فدایت چہ عجب خجست لقی

نورِ مصباحِ سم ترا نور کے سانچے میں ڈھلا
کھینچے جب صاف کر بند کر سے آیا
اور کچھ کہ نہیں سکتا ہوں یہاں اس کے سوا
نسبتے نیستِ نبات تو بنی آدم را

ہر تر از عالم و آدم تو چہ عالی نشی

| | |
|--------------------------------------|-------------------------------|
| دیکھے گردے مصفا ترا اب شاہ احم | آئیں ہو گا نجالت سے مکر ہر دم |
| بلکہ یوں صاف کہے کھا کے سکند رکھی تم | من بیدل بحال تو عجب حیرانم |

اللہ اللہ چہ حال است بدیں بواحبی

| | |
|-------------------------------------|--|
| سز میں ملک عرب کی تھی نہ آگے مشہور | پر فضا تھی نہ صفا تھی نہ تو سر سبز و فور |
| اس کا اعزاز بڑا نا تھا خدا کو منظور | ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور |

زاں سبب مدہ قرآن بزبان عربی

| | |
|---|--------------------------------------|
| کیا کلام اس میں ہے شیریں تر اس ایک کلام | تلخ کاموں کو کیا تو نے عجب شیریں کام |
| ابر رحمت سے ہوں سیراب کیوں خاص و عام | نخلستان مدینہ ز تو سر سبز مدام |

زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں طبی

| | |
|-------------------------------------|---|
| میں ہوں اک بندہ ناچیز تو سالار احم | میں ہوں کمتر تھے برتر میں جفا تو ہے کرم |
| خوف ہے تا نہ غضب ہو ترا مجھ پر پیسم | نسبت خود لبیکت کر دم و بس منفعلم |

زانکہ نسبت لبیک کوئے تو شد بے ادبی

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| تھی نہ کچھ پیش نظر طاعت رب اکبر | عین عصیاں میں ہوئی آہری عمر بسر |
| مثل زگس ہمہ تن چشم ہوں ہر شام و سحر | چشم رحمت بکشا سوع من انداز نظر |

اسی قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

| | |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| قاب تو میں ہے مکان اور تو شاہ لولاک | تجھ کو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرحت ناک |
| ہو گئے سپت ملائیک کے بھی فہم و ادراک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک |

| | | |
|---|--|--|
| | ہمقامیکہ رسیدی نرسد پیچ بنی | |
| کیا ضروری گی ہیں شریں سیل آفات ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات | عرق ہیں بحر محبت میں ترے ہم دن رات لب کوثر بھی ہے لب پہ ہمارے یہ بات | |
| | لطف فرما کہ زحمتی گذر دتشنہ لبی | |
| ہوگی جز شربت دیدار نہ صحت میری سیدی انت حبیبی و طیب قلبی | بادوشمہ درد سے بہراں کے جھے بیتابی کیوں نہ قدسی کی طرح عرض کروں گا بھی | |
| | آمدہ سوے تو قدسی ہے دریاں طلبی | |
| <h2 style="text-align: center;">خمسہ تھمین غزل شمس تبرہ</h2> | | |
| کعبہ مقصود خلق و نادسی دلہا توئی یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | حبذا در بزم عرفاں شمع نور افزا توئی عاصیاں را روز محشر امن و ملجا توئی | |
| | برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی | |
| دولت دیدار حق سے کون ہے یوں کلا میاں در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب | عالم بالا پہ جا کر کون یوں آ یا شتاب قاب قوسین کا ملا تجھ کو مقام با صواب | |
| | پا نہادہ بر سر پر گنبد خضر ا توئی | |
| مجھ سے ہی ہم پر کھلے توحید و عز و کثرت | منظر ہر سرار رب بیشک ہے تیری ذات پاک | |

صورت انجم و زخشاں کیوں نہیں تیر و صفا
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات

نور چشم انبیا چشم و چراغ مالتوی

یابنی شیطان نے ڈالی ہمہ غفلت کی کند
قید میں حرص و ہوا کے ہو گئے ہم سخت بند
رحم کرا ب رحم کرا سی عاجزوں کے درد مند
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند

عاجز از راہ نبا رہنبا شامالتوی

باد شہ بالا ہے بام مدحت خیر الورا
کیا کرے پرواز تیرا طایر فکر رسا
جس جگہ قاصر ہیں سائے انبیا و اولیا
شمس تبریزی چہ اند لغت تو پیغمبر

مصطفیٰ و محبتی و سید اعلیٰ توی

خمسہ تضمین قصیدہ نظام

یہ کسکی الفت سے میں طیاں ہوں یہ کسکے دیدار کا ہوں خواہاں
بھرے ہیں میرے دل اور جاں میں ہزاروں حسرت ہزاروں رماں

خبر رساں ہے نہ کوئی میرا مری تسلی کا ہے یہ ساماں
صبا بسوے مدینہ روکن ازیں ثنا گو سلام بر خواں

بگرد شاہ رسل بگرد بصد نضرے پیام بر خواں

ہے میرا ممدوح مومنودہ ہے جس کا مداح رب یزداں

| | |
|---|---|
| | محبت اسکی ہے اصل امیاں اسی کا ہے ذکر جان عرفاں |
| چمن میں عالم کے مثل بلبل ہوں یوں ہی میں نفسہ سنجہ ہر آں | صبا سبوتے مدینہ روکن ازمین ثنا گو سلام برخواں |
| | اگر شاہ رسل بگرد لصد تضرع پیام برخواں |
| | وہ ہیں مبارک کہ جکے دل ہیں بنی کے عشق و دلا سے مسلو تو شاہ نصیب انکے جنکو ہر دم ملا زیارت کا عمدہ قسا بو |
| فلاح عقبی جو چاہتا ہے دلا یہ غفلت کو چھوڑ کر تو | بنہ بچندیں ادب طرازی سرار ادب بخاک آں کو |
| | صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں |
| | میں و اصف روئے مصطفیٰ ہوں نہیں ہے گلشن سے کام محکو ہوں شیفہ انکے گیسو و لکا غرض نہ سنبل سے ہے سرو |
| کہہ رہے تو نے نیم سحری بھٹکتی پھرتی ہے کیوں ہر اک سو | بنہ بچندیں ادب طرازی سرار ادب بخاک آں کو |
| | صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں |
| | مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھوں کو میرے دکھلائے کروں تنہا نہ اور کوئی جو مدعا میرا مجھ کو ملجائے |
| وہ جو پہنچوں تو روح سے میری دمدم مجھ کو یہ صدا آئے | |

| | |
|---|--|
| یہ باب رحمت کہے گزر کن بہ باب جبریل کہ حبیب سائے | |
| سلام ربی علی نبیؐ کہے بہ باب السلام بر خواں | |
| ولامزار رسول حق پر ترا مقدرجو تجھ کو پہنچائے | |
| قسم خدا کی خوشی کے مارے تیرا کچھ عالم ہی اور ہو جائے | |
| تو کرے ہر در سے فیض حاصل پھر ایسی دولت کہا سے تو پائے | |
| یہ باب رحمت کہے گزر کن بہ باب جبریل کہ حبیب سائے | |
| سلام ربی علی نبیؐ کہے بہ باب السلام بر خواں | |
| ای ختم مرسل شفیع مشر شہ دو عالم حبیب والا | |
| یہ تیرا رب ہے کس نے پایا تجھے جو پایا خدا کو پایا | |
| تری زیارت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں بعض عرفا | |
| بشوز خود صورت مثالی بن ساز بگزار اندر آں جہاں | |
| بصوتِ خوش سورۃ محمد تمام اندر قیام بر خواں | |
| لکھنوی ہے غزل نظام کی میں نے آج تضمین بطور زینکو | |
| زہے سعادت زہے مقدر جو اس کو شرف قبولیت ہو | |
| حضور نبوی میں جانیا لوں سے تم بھی لے پاؤ شاہ کھدو | |
| بنغمہ دروآشنا شو بچن داؤد ہم نوا شو | |
| یہ بزم پیلیں غزل راز عبدعاصی نظام بر خواں | |

خمس و تفسیر غزل کافی

| | |
|---------------------------------------|----------------------------------|
| بخت خوابیدہ نہ کیوں اپنا جگانا چاہئے | نعمت سی یہ بیشک ہاتھ لانا چاہئے |
| باغِ حنبتِ حشر میں خالق سے پانا چاہئے | بار عشقِ احمدی کافی اٹھانا چاہئے |

اگر نہیں یہ غم تو غم سے مری جانا چاہئے

| | |
|--|---------------------------------------|
| ختمِ مرسل سرور دیں دو جہاں کے پیشوا | مالِ جان و دل زن و فرزند سب ان پر قدا |
| انکی گرفت نہ ہو پھر دعویٰ ایماں ہے کیا | جبکہ ٹھہرے عین ایماں حبِ محبوبِ خدا |

اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہئے

| | |
|--------------------------------------|--|
| رحمتِ عالمِ لقب ہے آپ کا ہی یا رسول | آپ کی سو گئی شفاعت درگاہِ حق میں قبول |
| کب ہے وہ مومن کرے جو آپ کا فرمانِ دل | دین و ایماں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول |

طالب ایماں کو یہ باتیں سننا چاہئے

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| نزع تک امت کا تھا غمخوار جو شام و سحر | اسکی الفت سے رہیں ہم کس طرح اب پیغمبر |
| حق تعالیٰ کے غضب کا کیا نہیں خوفِ خطر | ہیں کدہ روہ منکران الفتِ خیر البشر |

بے تمیز دل کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہئے

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| حبِ احمد کی نہیں جن گمراہوں کو ہے طلب | انکو شیطانِ لعین نے آہ بہکایا ہر اب |
| اگر خدا چاہے نہیں لے مومن اس کا عجب | شاید آجائیں طریقِ راستی پر بے ادب |

| | |
|--|--|
| دس عشق مصطفائی کو سنانا چاہئے | |
| دو جہاں میں سب سے بڑی ترک کی غزشتان ہے کچھ بھی گدول میں تمھارے خوشحال بیان ہے | قرب حق کی راہ کس کے عشق سے آسان ہے |
| ہر بشر سے آپ کو محبوب جانا چاہئے | |
| دل مصفاتیٰ حجابِ خدا اصل علی روئے اظہر خوں والا حبِ خدا اصل علی | نور خالق تھا سراپا حبِ خدا اصل علی زلفِ مشکیں ماہِ سیما حبِ خدا اصل علی |
| ایسے محبوبِ خدا سے دل لگانا چاہئے | |
| غنجِ دل کیا نسیم شوق سے ہوتا ہے دا یاد کر لطفِ تبسم سید کونین کا | گلشنِ حسنِ نبی کا اگر تصور ہو ذرا موجبِ فرحت ہے بیشک آپ کی ہر اکِ دا |
| دل یہی کہتا ہے ہر دم سکرانا چاہئے | |
| اسپہ نازل رحمتِ حق کیوں نہ ہو افلاک سے سیرئی کافی نہیں ممکن ہے نعتِ پاک سے | تر زباں رہتا ہے جو ذکرِ شہِ لولاک سے پادشہ ہے یہ صد ہر دم دلِ غمناک سے |
| عندلیب زار کو گل کا فانا چاہئے | |
| <h1>خمرِ تضمینِ غزلِ لطف</h1> | |
| کب سائی ہوگی نختِ نار سا کے واسطے | غمزدہ ہوں کس حصولِ مدعا کے واسطے |

| | |
|--|--|
| چشم و دل ہیں قف اب وہ بکا کے واسطے | اے فلک لے چل مدینہ کو خدا کے واسطے |
| دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کے واسطے | |
| منظر نور خدا اور خاتم نبیوں | شافع روز قیامت باعث کون و مکاں۔ |
| گو کہ ہے قرآن میں حیدر شان والا کابیاں | لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں |
| احمد مرسل ترے وصف و ثنا کے واسطے | |
| اشرف خلق خدا ہے آپ کا بیشک وجود | آپ کے باعث ہوا سبے نمود و لکنا نمود |
| تھی رواں ہر دم نسیم رحمت رب دود | باغ میں جا کر پڑیا جب روح احمد پر درود |
| کھل گئے غنچوں کے منہ صل علی کے واسطے | |
| جرم میں اس عمر کو برباد ہم نے کر دیا | حیف ہے ہم سے نہ کوئی کام نیکی کا ہوا |
| بس ہے یہ سکو وسیلہ مغفرت کا ایخدا | لیچلے ہیں اس جہاں سے داغ عشق مصطفیٰ |
| اور اب کیا بچا ہے روز جزا کے واسطے | |
| قدرت خالق ہو ہی جلوہ نما بہر نبی | نعمتیں حق نے کئے کیا کیا عطا بہر نبی |
| عقد لافل بھی ہو تو ہوگا وا بہر نبی | ہوتی ہے مقبول درگاہ خدا بہر نبی |
| ہاتھ جب امت اٹھاتی ہے دعا کے واسطے | |
| گو کہ ہوں بیمار دالم ہجر کے آزار کا | واسطے صحت کے لیے آپ کی چشم عطا |
| بلکہ کیا میری حقیقت اور کیا رتبہ مرا | بارگاہ احمد مرسل ہے وہ دار الشفا |
| آئینے عیسیٰ جہاں اپنی دوا کے واسطے | |

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| نور حق سترنا بپا تھا حسن سرور سے عیاں | مہر و مہ میں یہ تجلی یہ ضیا ہوگی کہاں |
| اس طرح محو لقا ہے دل ہمارا ہر زماں | ظلمت شب پر ہو لے روز روشن کا گماں |

روئے ہیں جس ات اس بدر الدجے کی واسطے

| | |
|--|--------------------------------------|
| کیوں رہوں خار غدا بخت سے خاطر ملول | دامن امید میں ہیں لغت پیغمبر کے پھول |
| ای فرشتہ تو مرتبہ یہ اور کس کو ہے حصول | اگر کی گرمی سے گھبرا یا جو مداح رسول |

اکھل گئی حنبت کی کھڑکی بس ہو اے واسطے

| | |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| راہ عرفاں میں جسے حاصل ہوا صدق یقین | عین عشق حق ہے اس کو عشق ختم المرسلین |
| پادشہ نادانوں کو اسے کچھ بہرہ نہیں | میم احمد کے نہ کرنا راز کوا فشا کہیں |

بند کر لے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے

خمس تہذیب غزل ادبی

| | |
|---------------------------------------|---------------------------------------|
| مجھے اب راہ عرفاں کی دکھایا رسول اللہ | مڑہ عشق حقیقی کا چکھا دو یا رسول اللہ |
| غم دنیا مرے دل سے مٹا دو یا رسول اللہ | محبت غیر سے میری چھڑا دو یا رسول اللہ |

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا دو یا رسول اللہ

| | |
|---|--|
| اگر گشت جہاں میں تخم کچھ نیکی کا میں بوتا | نثر پاتا قیامت میں نہ دیکو رنج یہ ہوتا |
| نہیں ہے کچھ خبر اب تک عبت و قاسم کھوتا | لگا تکیہ گناہوں کا پڑا ہوں رات دن سوتا |

مجھے اس خواب غفلت سے بجا دو یا رسول اللہ

تھکے حسن پر شاہ سب پناہ از رو اور
کبھی دلو کروں صدقے کبھی اپنا جگر واروں
حقیقت مال و زر کی کیا میں اپنا چشم و سر واروں
مے تن کی رگنجاں آپ کے اقدام پر واروں

مجھے اس روز محشر میں بجا دو یا رسول اللہ

مشرف یا بنی فریاس مجھ کو آپ رویت سے
کہوں نزدیک جا کر یوں ادب سے اور منت سے
سماؤ نگاہ اپنے پیرہن میں فرط راحت سے
تمنا ہے سخن سننے کی دل میں ایک مدت سے

لب شیریں سے دو باتیں بنا دو یا رسول اللہ

تمہارا کلمہ طیب زبا پر جو کہ لاتے ہیں۔
کہاں اسی پاؤں خوشن و اقارب کام لے ہیں
غدا بنوع سے ہرگز نہیں خوف کھاتے ہیں
اندھیری قبر میں مجھ کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں

شفاعت کا دیار روشن لگا دو یا رسول اللہ

خبر غیبیہ

قصہ ہے امی طبع کوئی نظم اب خوشتر لکھوں
وصف کچھ گیسو کا یا وصف رخ دلبر لکھوں
ہر سخن شیریں مثال شیر اور شکر لکھوں
قصہ ہجران لکھوں یا عشق کا دفتر لکھوں

سب سے بہتر ہے کہ لغت ختم پینسیر لکھوں

یا بنی دونوں جہاں میں کون ہے تیر مثال
ساکے اگلے انبیا کو تھے عطا جو کمال
سب میں عاشق حق کے لیکن تیرا عشق و الجال
ذات والا میں تری سب جمع تھے بے قیول قال

| | |
|---|--|
| | کیا مجھے طاقت کہ تیرا تہہ برتر لکھوں |
| تو نہوتا تو ظہور خسلق تھا پھر کیا ضرور سب کا تو سرور ہے سب محکوم ہیں تیرے حضور | واسطے تیرے ہوا ہے سائے عالم کا ظہور کیا ملک کیا جن و انسان اور کیا غلام و حور |
| | قدرت خالق کا تجھ کو کیوں نہیں نظر لکھوں |
| نور سے اپنے یہاں تن کو ترے زخشاں کیا عرش غلم کے پرے تجھ کو یہاں ملو الیا | کی فقط اک حسن و خوبی حق نے یوسف کو عطا طور پر موسیٰ کو و اں سراج کا منصب ملا |
| | کو لسا تہہ تر اسی دین کے رہبر لکھوں |
| امتی گو کون ہے جز تیرے اسی عالی وقار اہل عصیاں سیکڑوں ہو جائینگے دوزخ و پلا | نفسی نفسی جب کہینگے انبیائے نامدار ہووے گراک جنت لب تیری پیش کردگار |
| | کیا تیری قابل ثناءے شافع محشر لکھوں |
| جز ترے محشر میں مجھ کو ہے کہا جائے پناہ کس زبان سے مدح کا دعویٰ کروں اے بادشاہ | سر سبز میں معصیت میں مبتلا ہوں آہ آہ کیا میری طاقت مجھے کس علم میں ہے و شگاہ |
| | کون ہوں کیا جانتا ہوں کیا لکھوں کیونکر لکھوں |

قصیدہ

| | |
|---|---|
| نقطہ نقطہ ہے قلم کا مرے درِ بکیت گلشن طبع سے کھلتے ہیں شگوفے کیا کیا | جوش پر بھر سخن آج ہے دریا دریا ہر نفس کیوں نہوا بہ منفسن باد سحر |
|---|---|

پست ہر چند ہوں لیکن ہے مرا غم بلند
 اوج پر ہے مرا شہباز خیال آج کے دن
 آہو گیری کا عدو کے نہیں کچھ خوف مجھے
 ہر شمعور ہو نہ کیوں صورت مجنوں مجنوں
 دیکھے فرما دگر عذب بیانی میری
 کیوں نہ نازاں میں رہوں خامہ قرطاس پر آب
 میرے مضمون کی صفائی سے ہے حیرت انگو
 چشمہ فکر سے ہو میرے جو کوئی سیراب
 کہ کو یہ فخر نہیں میرا پسند خاطر
 یعنی میں اسکا تہ دل سے ہوں محو توصیف
 ہے وہی فخر رسل فخر زمان فخر زمیں
 جتنے اعزاز تھے جتنے تھے کمال و درجات
 دین اس کا ہو نہ کیوں ناسخ ادیان سلف
 جستجو سائے جہاں کو ہے رضائے حق کی
 جو جو ہوتا تھا ہوا اسکے ہی ہونیسے عیاں
 اس کے آمد کے ہی تھے جملہ رسل مردہ ریاں
 اسکو ہے ربط عجب عالم و حق کے باہین

نار سا گرچہ ہوں رکھتا ہوں مگر ذہن رسا
 سر جھکا دینگے نہ کیوں طائر معنی صدا
 چشم بد دور میں منظور نظر ہوں سب کا
 مثل محل ہے مری فکر تو مضمون لیلہ
 کیا عجب عشق پوشیریں کا جو اسکو پھیکا
 یہی گو ہے یہی میدان یہی چوگان میرا
 دل آئینہ کو بے وجہ نہیں ہے سکتا
 خضر سا اسکو ملے ذائقہ آب بقا
 کون کہتا ہے قلبی ہے میری بیجا
 خالق ہر دوسرا جس کا ہے خود مدح سرا
 فخر کا لفظ ہے خود فخر اسی سے پایا
 پائے سب اس نے مگر ایک خدائی کے
 مہر کے آگے کہاں ہتی ہے انجم کی ضیا
 حق کو مطلوب اگر ہے تو فقط اسکی رضا
 اسکے مانند ہوا کوئی نہ اس پر ہوگا
 اس کے امت میں ہی ہوئی کی تھی ان سب کو جا
 نزد عرفا ہے لقب برزخ کبرے اس کا

اس نے یک پل میں زمیں سے کیا تاعوش بریل
 اس کو حاصل ہوئی دیدار الہی بے کیف
 کس گنہگار کو دوزخ سے رٹائی ہوتی
 ورنہ حق میں شفاعت ہو اسی کی مقبول
 اس کے اعجاز کا اور اس کے خصائص کا کیا
 ضبطِ جسم سے ہے روح ہماری الطف
 اسکے ہی لپٹ پہ تھا مہرِ نبوت روشن
 کیا یہ مکتا کی محبوب تھی حق کی منظور
 یا کہو نور الہی کا تھا سایہ جب وہ
 ابرگر سایہ گن او سپہ ہو کیا او سکا عجب
 اس گل گلشنِ خوبی کا جو ہوتا تھا گذر
 دور و نزدیک سے یکساں وہ سنے آتی تھی
 حسن میں اسکے صباحت بھی ملاحت بھی تھی
 کیا ملاحت تھی صباحت بھی فدا تھی جیسر
 اسکی ہی روئے منور کی خجالت ہی یہہ
 نہ فقط اسکا سراپا ہی تھا بے مثل و نظیر
 دیکھتے حضرت آدم بھی یہ کہتے اسکو

اسنے چھپچھا ہے جہاں کون ویاں تک پہنچا
 دیکھنا جو کہ تھا دیکھا وہ جو سننا تھا سنا
 روزِ محشر نہ اگر اس کا سہارا ہوتا
 اسکے صدقے سے ہی ہم دیکھینگے جنت کی فضا
 کس کو طاق ہے رقم کسکے پورا پورا
 جسم یوں ہی تھا ہر ایک روح سے الطف اسکا
 اس کا سایہ تھا زمیں پر نہ کسی نے دیکھا
 اس کے سایہ کا بھی ہونا نہ گوارا رکھا
 سایہ کے واسطے سایہ نہیں ممکن اصلا
 ذات پاک سکی تھی خود سایہ افضلِ خدا
 مثل گلزار ہر ایک کو چہ مہک جاتا تھا
 اوسکے آوازیں اعجاز تھا کیا حق نے دیا
 رنگ بو پھول میں باہم ہیں جیسے کیجا
 کیا صباحت تھی ملاحت ہوئی جسکی شیدا
 مہر انگ ہے طپاں داغ ہے مہ نے پایا
 دربارائی میں بھی مکتا تھی ہر ایک اسکی ادا
 نسبتی نیست نہات تو بنی آدم را

وقت شب پائی ہے عائشہ نے اپنی سون
 چکیا شور ہوئی چاہ انش شیریں تر
 آسماں پر سوا دم بھر میں قمر دو ٹکڑے
 سیکڑوں تشنہ دہاں فوج کے سیراب ہو
 حیف کس منہ سے رسالت کے تھے منکر اعدا
 اس کی یکذات میں تھے جمع یہ کیا کیا اعجاز
 حسن یوسف دم عیسائی ید رضیا داری
 ملح کیا اسکی لکھے باوشہ ہمچداں
 دخل اپنا ہے تا اسکے تنہا گویوں میں
 اور کیا چاہئے بہودئی عقبی محب کو

اللہ اللہ یہ کیا اسکی تھی ذمہاں کی ضیا
 جب درسا وہ لعاب اپنے دہن کا ڈالا
 تیغ انگشت سے یک اسنے اشارہ جو کیا
 ہوا انگشت سے پانی کا روان فوارا
 اسکی تصدیق پہ جب شجر و حجر تھے گویا
 واہ کس فحی سے یہ شر کسی نے لکھا
 آنچہ خوباں ہمہ دارند تو داری تنہا
 حوصلہ کچھ نہیں پر اسلئے یہ شوق ہوا
 جیسا یوسف کی خریدار بنی تھی بوڑھیا
 یہ قصیدہ ہو جو مقبول حضور والا

حکم کرتا ہوں سخن کیجئے سب دروزباں
 دمدم صل علی اصل علی اصل علی

قطعا تاریخ طبع کتاب

از جناب سید محمد اسماعیل صاحب منعم ساکن راس

نوبت جمعہ سو نعت نبوی عشق کے جذبات ہیں جلوہ نما

| | |
|--|---|
| کانِ محبت سخنِ بادشاہ گنجِ طبِ روحِ فزاہ سخن شاہِ معنی کا ہوا نئے طہور | حسن عقیقہ کا مرقع بچیا بہرِ رضیاں گئے ہم شفا جب یہیں عشاق پیسے |
| سالِ یہ مغموم کہو سو کے شاد کے حسنِ نعتِ حبیبِ خدا | |
| از جناب خواجہ رضی حسین صاحب تبسم ساکن ایں | |
| خوبے نعتِ شہ جن و بشر معنی بادشہ ملک سخن | شان میں جسکی ہے آیا لولاک جانے کیا جکا ہو قاصر و راک |
| کہد یا سال تبسم میں نے دفترِ نعتِ نبی احمد پاک | |
| از جناب ابوالمقبول محمود حسن صاحب محمود و انباری تلمیذِ حضرت مغموم ظلم | |
| میرِ مخدوم و منظمِ بادشاہ شہرِ گولی میں تھے آپ اپنی نظیر تعلیقِ اشعار کا مجموعہ یہ بلخِ خواں سپر نہ کیوں سو گئے فدا | شاعرِ جادو بیاں شیرِ مقال صاحبِ علم و لیاقتِ ذی کمال انکی ہی تصنیف کہے بہتیاں دکھش و دلچسپی یہ قیل و قال |

حرز جاں سلم بنائیں کیا عجب
جبکہ کی فرمائش تاریخ طبع

اس میں ہے نعت جنیب الجلال
حضرت عبدالرشید خوش خصال

کہدیا محمود میں نے فی البدیہ

ملح پیغمبر الہی ہمیشہ سال

۵۸۲ × ۱۳۴۲

۱۹۶۲

از خاکسار خطیب محمد عبدالرشید عفی عنہ فرزند مصنف مہوم

تھے جو میری والدہ محترمہ حضرت بادشاہ
جمع کر کے میں نے ان کا کل کلام نعتیہ
حضرت مخدوم جوین خیر خواہ اپنے قدیم

دلکش و زیبا کلام نعتیہ انکلی یہ
فضل کے اور اپنی سچی گنج پاد یہ
انکی ہی تائید سے کام لیا ہوا ہے یہ

اگر کوئی پوچھے تو سال طبع کہدواؤ رشید

نعتیہ اشعار کا مجموعہ زیبا ہے یہ



رازم کھروانہ کاتبین سے شریعت پیران ملگوری

۳۳۱۸۵

داخلہ نمبر

۲۵۱ ۲

فن نمبر

فتبارک اللہ حسن الخالقین

الحمد لله والمنة

گلستان

حضرت اکرم

جناب منشی محمد یسین صاحب حازم ساکن قصبہ ڈاکر س ضلع
ایوت محل ملک برار ابن جناب شمس الدین صاحب ساکن ڈاکر س

باہتمام

احقر انام محمد عبد اللہ صدیقی

مطبع مجتہبی و قلمکچو مطبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَتَقَرُّنَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ يَوْمَ الدِّينِ فِي الصَّلٰوةِ وَ
 السَّلَامِ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
 رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ شَفِيعَ الْمَذْنُبِيْنَ مَحْبُوْبَ الْعَالَمِيْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاَوْلِيَائِهِ اَمَّةٍ جَمِيعِيْنَ
 اِلٰی يَوْمِ الدِّينِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَمَّا بَعْدُ كَثَرَتِيْنَ مُحَمَّدُ الْيَتِيْمُ تَخْلَصُ حَا زَرَمُ
 خَلْفَ جَنَابِ شَمْسِ الدِّيْنِ صَاحِبِ سَاكِنِ وَگُرَسِ تَعْلَقَةُ دَارِوَضْلَعِ الْيَوْمِ مَحَلِّ الْاَمْرِ
 عَفَا عَنْهُ اللّٰهُ الْغَفَّارُ مَوْلَانَا كَلَامُ رَسُوْلِهِ هَذَا شَايِقِيْنَ وَنَاطِرِيْنَ كِي خَدَمَتِ مَرَايَا بَرَكَتِ
 مِيْنِ عَرْضِ كَرْتَا هِيْ كِهْ جَلُو شَوْقِ نَعْتِ خَوَانِيْ هِيْ اُوْر حَضْرَتِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَامُ كِي نَعْتِ شَرِيفِ مِيْنِ غَزَلِيْنِ كِهَا كَرْتَا هِيْ اِيَكِ
 رُوْرُوْلِ مِيْنِ خِيَالِ آيَا كِهْ كُوْنِيْ نَعِيْدُ رِسَالَهْ قَابِلِ خَوَانَدِ كِي مَحَافِلِ مِيْلَادِ شَرِيفِ اَكْ حَضْرَتِ
 صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَامُ حَضْرَتِ اَفْضَلِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيعِ الْمَذْنُبِيْنَ
 رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا اَحْمَدُ مَحْبُوْبِيْ مُحَمَّدٍ مَصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ
 تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَامُ كِي نَعْتِ شَرِيفِ مِيْنِ تَالِيْفِ كِرْكِيْ چِيُوَانَا چَا هِيْ لَهْدَا هِيْ
 كَلَامُ رَسُوْلِهِ اُوْر اَسْمِيْنِ اِيْنَا اُوْر مُحَمَّدِيْ مَكْرَمِيْ اُوْر سَتَادِيْ جَنَابِ مَوْلَوِيْ شَيْخِ مُحَمَّدِ صَابِ

خاقان مولود خوان مدارح البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم حنفی مقیم تعلقہ
 پوسر ضلع ایوت محل ملک برار مصنف گلدستہ خاقان فی حمد نیردان سلمہ اللہ
 الرحمان اور محبی مکرچی جناب منشی محمد قاسم صاحب حسان صدر مدرس مدرسہ
 ہندوستانی ڈگری کرس تعلقہ دارودہ ضلع ایوت محل ملک برار مؤلف چیراغ حسن
 سلمہ اللہ الرحمان اور دیگر شعراء نامی کا کلام لغتیتہ درج کیا اور نام اسکا گلدستہ
 حازم رکھا بجز مات واصفان حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و
 اصحابہ وسلم و سخنوران نکتہ چین التماس ہے کہ اگر اس گلدستہ میں کمین غلطی پائیں خیال
 لغت شریف انگشت ایراد نہ اٹھائیں اصلاح سے شاد فرمائیں کہ بیچ
 نفس بشر خالی از خطا بود اور جب اسکی سیر کریں تو مؤلف اور حضرات شعراء ممدوح الصدر
 کو دل و جان سے بہ دعائے خیر یاد فرمائیں حضرت جل و علا خالق ارض و سما بظفیل
 سیدنا و مولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
 میرے اس گلدستہ لغتیتہ کو قبول فرما کر مقبول خلافت کرے آمین آمین ثم آمین

الراقم محمد السیدین حازم۔ حنفی مؤلف گلدستہ تہذیب ساکن ڈگری کرس تعلقہ
 ایوت محل ملک برار عفی عنہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَوَحْدِهِ وَسَلَّمَ

غزل حمد باری تعالیٰ از تصنیف جناب مولیٰ شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان پور

| | |
|---|--|
| وصف انسان سے ادا کیا ہو خدا یا تیرا عرش پر چور و ملک فرش پر انسان و طیور ہو کے بے ہوش گرے طور پر حضرت موسیٰ آرزو ہے یہی حسرت ہے یہی ارمان ہے جن و انسان و ملک تور و پری غلمان کے تیری یکتائی کی دیتا ہوں گواہی ہر دم | تو ہے یکتا کوئی ثانی نہیں حقاً تیرا کرتے ہیں صبح و مسافر خدا یا تیرا نظر آیا جو او نہیں تو تجسّی تیرا مجھ کو دیدار میسر ہو خدا یا تیرا دل میں ہے خوف و خطر رب تعالیٰ تیرا کہ نہیں ہے کوئی کونین میں ہمتا تیرا |
|---|--|

فضل کر او سپہ سداہر محمد ہر دم

یا خدا عاجز خاقان ہے بندہ تیرا

غزل نعت شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از تصنیف محمد حسین حازم مو

| | |
|--|--|
| محمد مصطفیٰ کار و ضہ اطہر و کما یارب دکھا دے جلوہ گروئے محمد مصطفیٰ یارب محمد مصطفیٰ اکے وصل کا ساغر پلا یارب پڑھاتے ہیں جو مولود محمد مصطفیٰ یارب برائے مصطفیٰ قبول ہوئے التجا یارب | ہمیشہ ہے یہی تجھے مری ہر دم دعا یارب تری درگاہ میں یہ عرض ہے میری سدا یارب نہیں مجھ کو تمنا آب کو شرکی خداوند عطا کر او نکو باغ خلد روز حشر یا اللہ بنائے مجھ کو خادم رو ضہ پر نور حضرت کا |
|--|--|

بوقت پر کش محشر وظیفہ ہو ہی میرا محمد مصطفیٰ شاہ ہدایہ علی یارب

یہی کہتا ہے حازم کوئی دن ایسا ہو یا اللہ

بلائین اپنے روضہ پر مجھے شاہ ہدایہ

غزل نقیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان مصنف گلدستہ خاقان

شور صل علی بجا ہے آج
نور خالق برس رہا ہے آج
کنار شک جنان بجا ہے آج
در رحمت بیان کھا ہے آج
لب پہ توصیف مصطفیٰ ہے آج

ذکر احمد کا ہو رہا ہے آج
محل مولد محمد میں
بزم میلاد سرور دین کو
آؤ اس بزم میں مسلمانو
مجھے پہ نازل خدا کی رحمت ہے

بخشدے میرے سب گناہوں کو

حق سے خاقان کی یہ دعا ہے آج

غزل نعت شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از تصنیف شبی محمد قاسم حسام

حمد ہے ہادی و رہبر ہمارا
نہ کیوں افح پر ہو مقدر ہمارا
اجارہ ہے خلد برین پر ہمارا
جگر ہو گیا شل پتھر ہمارا
ہر اک شعر ہے رشک اختر ہمارا

حمد ہے حامی و یاور ہمارا
در شاہ والا پہ ہے سر ہمارا
نناخوان کو بے پیر ہیں ہم بھی
فراق پیر میں غم سہتے سہتے
لکھا کرتے ہیں خال شہ کی صفت ہم

ہیں نون محشر کا حسان ہکو

حمد ہے حامی و یاور ہمارا

غزل در نعت شریف از تصنیف محمد الشہین حازم مولف گلدستہ ہدایت وطن کریم

ہیں وہی مستحق خلد کائنات کے

شوق دل سے جو ہیں مولود پر ہائے دالے

سننے ہی بزمِ پیمبر کی خبر آئے ہیں
حق سے پائینگے وہ جنت میں مکانِ گوہر
حشر میں دیگا خدا رتبہ اسے اونکو
حکم اللہ سے وہ خود ہی مٹے دنیا سے

نفت محبوب خدا سننے سنانے والے
غم احمد میں جو ہیں آنسو بہانے والے
رہ خالق میں جو ہیں زر کے لٹانے والے
جو کہ تھے نقشِ شریعت کے مٹانے والے

ہیں وہ حق دار گلستانِ جنان اے حازم
عشقِ حضرت میں جو ہیں دل کو جلانے والے

غزلِ درنعتِ شریف از تصنیفِ جنابِ لوی شیخ محمد حبیب خاقان مولود خوان مقیم پور

رسول اللہ کے مولود کی محفل جماتا ہوں
سیر محفلِ ثنائے روئے پیغمبر سنا تا ہوں
پڑ ہو ملکر درود اے حاضرین محفلِ مولود
ہر اک حصار محفلِ باادب صلوات پڑتا ہے
خدا ہے شیفۃ جہیز محمد نام ہے جنکا
کوئی اونپر فدا کرتا ہے مال و زر کوئی زیور
نہیں ہے فخر مجکو شاعری پر ہے فقط اس پر
سنانے وصفِ شاہِ انبیاء عشاق احمد کو

خدا کے فضل سے میں توشہ عقبنی گاتا ہوں
مثالِ آئینہ ہر ایک کو حیران بناتا ہوں
تھیں اب ذکر میں مولود احمد کا سنا تا ہوں
زبان پر اپنی جسدِ نام احمد کا میں لانا ہوں
زبے قسمت اونہیں کا شیفۃ میں بھی گاتا ہوں
میں نقدِ دل شہ لولاک پر اپنا لٹاتا ہوں
کہ میں مداحِ محبوب جنابِ حق گاتا ہوں
میں سر کے بل مجھو محفلِ مولود میں گاتا ہوں

مرے دیوان میں ہے تحریر خاقانِ حیات احمد
اسی باعث اسے آنکھوں سے میں اپنی لگاتا ہوں

غزلِ نعتیہ از تصنیفِ محمد لیسین حازم حنفی مؤلفِ گلہ ستہ ہذا ساکن ڈاکٹر

ہوں شاخوان میں جناب احمد مختار کا
دیکھوں گر خواب ہی میں روضہ محبوبِ حق
یار رسول اللہ دکھلا دیجئے اپنا جمال

حضرتِ محبوب رب انبرد غفار کا
دل نہ ہو خواہاں مرا پھر خلد کے گلزار کا
دل میں ہے ارمان از خدا آپ کے دیدار کا

| | |
|--------------------------------------|------------------------------------|
| گر لکھون توصیف کو سے حضرت خیر الوداع | ہو گمان ہر صفحہ دیوان پر گلزار کا |
| شاعرون میں بولان لایا خدا میرا ہے | ہوں شناخوان میں جناب احمد مختار کا |
| قصر جنت ہو عطا و سکو خدا یا روز عشر | جو پڑھائے شوق سے مولد شہ ابرار کا |

روز اول سے ہوں حازم میں شناخوان سول

اسلئے شہرہ جہان میں ہے مرے اشعار کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب نشتی میرا رمان علی صاحب ارمان ملازم ڈاکخانہ منگروان میر

| | |
|-------------------------------|------------------------------|
| بزم میلاد میں جو آتے ہیں | مطلب دل وہ اپنا پاتے ہیں |
| جو کہ منکر ہیں منہ چھپاتے ہیں | آنکھ سے آنکھ کب ملاتے ہیں |
| مہم کا پردہ جب اوٹھاتے ہیں | تب جمال احد کو پاتے ہیں |
| جس جگہ ذکر خیر ہوتا ہے | آسمان سے ملائک آتے ہیں |
| شہر کے میلاد کی خیر سنکر | جو کہ عاشق ہیں دوڑے جاتے ہیں |
| جو کہ گم کردہ راہ تیر ہو | حضرت خضرؑ راہ بتاتے ہیں |
| ہجر میں تیرے یار رسول کریم | تیر غم دلیہ اپنے کھاتے ہیں |
| نار و زرخ سے کیا خطر اونکو | جو غلام نبی کساتے ہیں |
| رخ رنگین کے تصور میں | شمع سان د لگو ہم جلاتے ہیں |

قلق و رنج و غم الم ارمان

ایک میں اور یہ جان کھاتے ہیں

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب قان مولود خوان مقیم پوس

| | |
|--------------------------------------|--|
| دوست و حامد سبحان ہوں نہیں جانتے کیا | اور احمد کا شناخوان ہوں نہیں جانتے کیا |
| باغ جنت مجھے خالق نے عطا فرمایا | روضہ شاہ کا دربان ہوں نہیں جانتے کیا |
| اے نیکرین خدا سے ڈرو یہ بے ادبی | امیت شاہ رسولگان ہوں نہیں جانتے کیا |

درد ہے مجھ کو بھی وصفِ مرغِ حضرت ہر دم
 تپشِ مہرِ قیامت سے نہیں خوف مجھے
 بخشو ایسے خالق سے مجھے یا مولا
 ہے تنہا کہ رہوں آپ کی خدمت میں مدام
 ہو لقب کوئی عطا مثلِ ادیسِ قرنی
 مجھ کو ہمراہ قیامت میں بھی رکھئے حضرت
 ہجرت میں آپ کے مانند بلال رضی اللہ عنہ
 آپ دیدارِ ملا کہ مجھے زندہ کیجئے
 کیون نہ پھر باغِ ارم کی مجھے جاگیر ملے
 کیجئے میرا سلام اسے شہر کو نین قبول
 چار یاری بھی ہوں اور پختی بھی میں ہوں
 کہ بلا بھی کبھی پیونچو مگھ میں انشاء اللہ
 کیون نہ حل ہوں مرے سب عقدہ والا جمل

میں بھی اب حافظِ قرآن ہوں نہیں جانتے کیا
 آپ کے میں تہِ دامان ہوں نہیں جانتے کیا
 اپنے عصیان سے پشیمان ہوں نہیں جانتے کیا
 یا نبی صاحبِ دمان ہوں نہیں جانتے کیا
 آپ پر میں بھی تو قربان ہوں نہیں جانتے کیا
 میں بہت بے سرو سامان ہوں نہیں جانتے کیا
 میں بھی با حال پریشان ہوں نہیں جانتے کیا
 یا نبی مردہ بیجان ہوں نہیں جانتے کیا
 و اصف ختمِ رسولان ہوں نہیں جانتے کیا
 امی آپ کا سلطان ہوں نہیں جانتے کیا
 آلِ و اوصیائے قربان ہوں نہیں جانتے کیا
 عاشقِ شاہِ شہیدان ہوں نہیں جانتے کیا
 کہ غلامِ شہِ گردان ہوں نہیں جانتے کیا

نعت احمدین ہے خالقِ مرادِ دیوانِ تیار

میں بھی تو صاحبِ دیوان ہوں نہیں جانتے کیا

غزلِ نعتیہ از تصنیفِ محمد سلیم تخلصِ حازم مولفِ گلِ رستہ ہذا ساکنِ دگر سن

مکانِ فردوس میں اپنا بنائے جسکا جی چاہے
 یہاں نعتِ رسول اللہ سنائے جسکا جی چاہے
 بنی کے عشق میں دلگو جلائے جسکا جی چاہے
 تو بہر مولا حضرت جمائے جسکا جی چاہے
 یہ سودا مفت ہر جلدی کائے جسکا جی چاہے

رسول اللہ کا مولد پڑھائے جسکا جی چاہے
 ملاک جن و بشر داخل میں اس نرم قدس میں
 خدا ہوتا ہے خوش عشاقِ محبوبِ انبی سے
 جسے خواہش ہو باغِ جنتِ مادی کی لے یارو
 خریدے نیکیاں راہِ خدا میں خرچِ زر کر کے

مکان فردوس میں اوسکا بنیگا واقعی حازم
خدا کی راہ میں گھریاں لٹائے جسکا جی چاہے

دیکھو

سید ابرار کے روضہ پہ جانا ہے مجھے
جل رہا ہوں آتش ہجر رسول اللہ میں
جلد ہو نچا دے الہی شاہ کی تربت تلک
دیکھئے کب تک سائی ہوتی ہے حضرت تلک

حال دل محبوب خالق کو سنانا ہے مجھے
داغ دل محبوب خالق کو دکھانا ہے مجھے
چادر صل علی او سپر چڑھا نا ہے مجھے
اپنی اب قسمت کو جلدی آزمانا ہے مجھے

عوضہ محشر میں حازم نعت ختم المرسلین
حضرت خلاق عالم کو سنانا ہے مجھے

دیکھو

خدا یا مجھے تو مدینہ بتا دے
خداوند عالم محمدؐ کا روضہ
آئی مجھے سانغ و صل حضرت
محمدؐ کے ملنے کا مزدہ خدا یا

بتا دے بتا دے بتا دے بتا دے
دکھا دے دکھا دے دکھا دے دکھا دے
پلا دے پلا دے پلا دے پلا دے
سنا دے سنا دے سنا دے سنا دے

خداوند حازم کو حضرت کا خادم
بتا دے بتا دے بتا دے بتا دے

غزل نعتیہ از تصنیف جناب نشتی محمد قاسم صاحب حسان صدر مدرس ڈگریس

ہے ہمیشہ عشق مجھ کو احمد مختار کا
بخشوا سینگے مجھے روز جزا اللہ سے
پڑ ہے وصف تیغ ابرو سے جناب مصطفیٰ
دولت عشق نبی سے دل ہمیشہ ہے غنی

شغل ہے دن رات نعت سید ابرار کا
ہے بھر دسہ سرور دین احمد مختار کا
کاٹا ہوں میں کلیجہ ہمد مو کفار کا
میرے آگے کیا ہے رتبہ منم وزر دار کا

مثل اخرتین چمکتے شعر کے نقطہ مرے

وصف جب لکھتا ہوں خال سید ابرار کا

عشق جو رکھتا ہے حسان احمد مختار کا

مستحق ہوتا ہے وہ فردوس کے گلزار کا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خان مولود خوان مقیم پوسہ

لطف فردوس معلیٰ کا اوٹھاؤ تو سہی

مولد سرور دلاک پڑھاؤ تو سہی

مئی عشق آپ مگر ہم کو پلاؤ تو سہی

یا نبی خواب میں میرے کہیں آؤ تو سہی

ہند سے مجھ کو مدینہ میں بلاؤ تو سہی

مجھ کو اے خضر کرد طیبہ بتاؤ تو سہی

بزم مولودین اے مومنو آؤ تو سہی

مستحق گلشن جنت کے کہاؤ تو سہی

گو خیر اپنی رہے یا نہ رہے یا نشہ دین

مرحماصلیٰ علی ہوگا زبان سے جاری

آپ کی زلف پہ ہو جاؤ نگا عاشق مولا

فرط الفت سے تین مانند صنبا جاؤ نگا

ہے یقین داد سخن بزم میں نیلے احباب

غزل نعتیہ خاقان سناؤ تو سہی

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شی محمد ریاض الدین صاحب تاج عطر ریاض متوطن بلہو

تو بعد مرنے کے لے عزیز و دشمن پہ طغرا ہوو لٹھی کا

مگر جو دیکھا بغور جا کر نشان نکلا وہ نقش پا کا

اُسی آجائے آج ایسا ادھر بھی جھوٹا کوئی ہوا کا

خون کا ملک میں کاجین کا ستارہ ثبت کا اور خطا کا

لگایا انھوں سے سر پہ کھلا جو ملکہ امری قبا کا

رہے جو مجھ کو بوقت آخر خیال رہے شہ بد اکا

میں اپنے جی میں تھا پہلے شہد کہ مراد تراز میں کیونکر

یہ آرزو ہے کہ جسم لاغر دیار طیبہ میں پہنچے اڑ کر

طفیل تو صیف زلف لب سے بنایا سلطان مجھے خاندان

میں تھو ہوں عشق نبی کا وحشی کہ دشت شرب میں تے بگی

پڑا جو مضمون قد گیسو تو بے شاعر ریاض خوشنو

ہے طبع بانگی تری غضب کی ہے ذہن موزون تر ابلا کا

غزل نعتیہ از تصنیف محمد الیاس حازم مؤلف گلہ رسمہ ہذا ساکن ڈگر س

| | |
|---|---|
| <p>میں عاشق ہوں دل و جان سے جناب شاہ امجد کا وظیفہ ہے مجھے دلائل اور والیل کا ہر دم نبی کا مدح خوان ہوں کھتا ہوں نعت نبی ہر دم نہ جگوز کی خواہش ہے نہ زرداروں کا مطلب ہو</p> | <p>جناب شاہ امجد حضرت احمد محمد ص کا ازل سے شیفہ ہوں میں رخ و گیسوئے احمد کا مجھے کہتے ہیں سب مداح شاہنشاہ و امجد کا فقط طالب ہوں یارب جہان حضرت محمد کا</p> |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>خدا یا بندہ حازم کو دکھلا جلوه حضرت ہمیشہ وہ بہت مشتاق ہے دیدار احمد کا صلی اللہ علیہ وسلم</p> | <p>غزل در نعت شریف حضرت سول کرم صلی اللہ تعالیٰ از تصنیف شیخ محمد رضا خاں</p> |
|---|---|

| | |
|--|--|
| <p>وصف کھکھرشہ کوئین کے رخسار و ن کا مجھ کو سایہ جو ملے آپ کی دیوار و ن کا اپنی کلمی میں شہ کون و مکان دیکے پناہ دہیان دندان و رخ حضرت احمد میں مجھے کو چہ مدح شہ دین میں آتے ہی ہمیں ہے سو آپ کے اے شاہ ام کون شفیع کالی کلمی کا محمد کے خدا یا صدقہ ہے وہ محبوب جناب شہ کو لاگ لما دیکھ کر ہاتھ میں تلوار علی اکبر کے پڑتے ہیں شوق سے دیوان بخندان میرا</p> | <p>مستحق ہو گیا میں خدر کے گلزار و ن کا نام تک ہوں نہ میں فردوس کے گلزار و ن کا پردہ رکھ لینا قیامت میں سیدہ کار و ن کا ہے تصور میر پر نور کا اور تار و ن کا ملکبار استہ فردوس کے گلزار و ن کا عرصہ حشر میں مجھ جیسے گنہگار و ن کا پردہ رہا ہے قیامت میں سیکار و ن کا جو بشر دوست شہ دین کے ہے یار و ن کا سینہ دہشت سے ہٹا جاتا تھا کفار و ن کا ہے ہجوم اندون یوسف پہ خریدار و ن کا</p> |
|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>عشق ہے جنکو جناب شہ دین سے خاقان لطف پاتے ہیں وہی نعتیہ اشعار و ن کا</p> | <p>غزل نعتیہ از تصنیف جناب شہ محمد عبد الحکیم خان صاحب ذوق تاجر کتابک مطبع حوالی</p> |
| <p>مدینہ میں میرا وطن ہوا اہی تو سب دور رخ و رخ ہوا اہی</p> | |

الکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں جا کر نہ پھر آؤں واپس
پہنچ جاؤں شیر میں بے ساز و سامان
لگی ہی رہے آگ عشق نبی کی
جو موت آئے مجھ کو تو شیر میں آئے
پسند آئیں ایسی مدینے کی گلیاں
گنہگار و فرخ میں جائیں نہ ہرگز
نہ کم سر سے سودا ہو زلف نبی کا
اکھلین داغ عشق نبی صورت گل

وہیں میرا گرو کفن ہوا آبی
برہنہ بدن خستہ تن ہوا آبی
نہ کم حشر تک یہ جلن ہوا آبی
میسر وہاں کا کفن ہوا آبی
فراموش دل سے وطن ہوا آبی
جو رحمت تری جوش زن ہوا آبی
زیادہ یہ دیوانہ پن ہوا آبی
مرا سینہ رشک چمن ہوا آبی

کرے خواہش باغ جنت نہ حاذق

میسر جو طیبہ کا بن ہوا آبی

غزل نعتیہ از تصنیف محمد لیسطین حازم مولف گلدستہ نہاساکن کرس تعلیقہ دار

دکھا دو صورت زیبا محمد مصطفیٰ ہم کو
خدا کے واسطے صورت دکھا و مصطفیٰ ہم کو
چھپانا اپنے دامن میں شہد و سرا ہم کو
قیامت میں جہنم سے بچانا یا شہا ہم کو
خدا کے واسطے جلدی مدینہ میں بلا ہم کو

بلا وہند سے طیبہ میں یا خیر الورا ہم کو
تمھارے پیر میں بچیں پہن صبح و مسابہ دم
سوانیرے پہ جب خورشید ہو روز جزا حضرت
تھیں ہو شافع محشر تھیں ہو مالک جنت
ستاتی ہے بہت دوری بہن تیری بیان شاہا

ابھی مٹ جائے دل سے گلشن فردوس کی حسرت

نظر آئے جو حازم روضہ خیر الورا ہم کو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب لوی شیخ محمد صبا خاقان مولود خوان حنفی مقیم پور

ذکر مولود نبی سب کو سنا جاتا ہوں
فرط الفت سے میں مانند صبا جاتا ہوں

بزم میلاد محمد میں جو آجاتا ہوں
بزم میلاد شہ دین کی جو سنتا ہوں خبر

کہتا ہوں خداوند کی رحمت کا یہی
 بزم مولود شہ دین میں داخل ہو کر
 بزم میلاد محمد پر میں چھا جاتا ہوں
 میں بھی عشاق محمد میں گنا جاتا ہوں
 جو خداوند سے مانگو گے یہاں پاؤ گے
 اہل محفل کو یہ میں فرود سنا جاتا ہوں

اللہ صل علی سیدنا و مولانا محمد و
 محمد و بارک و سلم
 ختم ہو جاتی ہو جب محفل میلاد نبوی
 ہوئے نگین میں خاقان چلا جاتا ہوں
 و علی آل سیدنا و مولانا محمد
 و بارک و سلم

غزل رنعت ترنہ حضرت سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ
 و سلم از تصنیف جناب قاسم صاحب حسان مؤلف چراغ حسان صدر مدرس ڈگریس

مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمد صلی اللہ علیہ و سلم
 نہیں ہند میں اب طبیعت بہتی
 مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد
 طبیعت پریشان ہے ملک کن میں
 مدینہ میں جلدی بلاؤ محمد
 جلی جاتی ہو جان سوزِ الم سے
 مرے دل کی آتش بجھاؤ محمد
 غم و رنج میں مبتلا ہوں میں ہر دم
 مجھے قیدِ غم سے چھڑاؤ محمد

یہی کہتا حسان صبح و مسابو
 مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمد

غزل نعتیہ از تصنیف محمد نسیم حازم حنفی مؤلف گلہ نشہ ہذا سکن ڈگریس تعلقہ دارو

یا رسولِ عربی در پہ بلا یا ہوتا
 آرزو اس دل بیتاب کی پوری ہوتی
 اور دیدار مجھے اپنا دکھایا ہوتا
 سر نہ طور کی کرتا نہ ہوس میں جو کبھی
 آپ نے روئے منور جو دکھایا ہوتا
 کب تنگ آتشِ وقت میں جلاؤں لگو
 خاکِ روضہ کو ان نگہوں میں لگایا ہوتا
 آبِ وصلت سے کہیں اسکو بجھایا ہوتا

میرا ہوتا جو گزرِ روضہ نشہ پر حازم
 یہ قصیدہ شہ انور کو سنایا ہوتا

| | |
|--|--|
| عزیز و شافع محشر محمد ہی تو کیا غم ہی قیامت میں رسول اللہ ہی حامی مرادو رہائی ہے مجھے رنج و الم سے دوستو حاصل محمد کی عنایت سے مرا جنت میں گھر ہوگا | مرا آقا مرار بہر محمد ہی تو کیا غم ہی ہمیں عصیان کا مجھکو ڈر محمد ہی تو کیا غم ہی ہمیشہ اب مرے لب پر محمد ہے تو کیا غم ہی مرا حامی مرادو محمد ہے تو کیا غم ہی |
|--|--|

نہ رکھ عصیان کا حازم ڈر شفاعت کو محمد ہی
مدد پر شافع محشر محمد ہے تو کیا غم ہے

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ محمد صاحب کائنات مولود خوان مقیم در ضلع بلوچستان

| | |
|---|---|
| محمد مصطفیٰ اصل علی کی آج محفل ہے ملائک اس میں داخل ہو کے پڑھتے ہیں رو داہن خبر کر دو یہ سب کو سننے آئین مدح حضرت کو یہاں سب باطنی مجین نہ بیٹھے بے صنو کوئی ملائک ایک رحمت آتے ہیں اس بزم اقدس میں پڑھو مولود خوان شوق سے نعتیہ سوال شد | شہ ہر دو سراصل علی کی آج محفل ہے یہ محبوب خداصل علی کی آج محفل ہے حبیب کبریاصل علی کی آج محفل ہے یہ حضرت مصطفیٰ اصل علی کی آج محفل ہے یہ شاہ انبیاءصل علی کی آج محفل ہے شہنشاہ ہداصل علی کی آج محفل ہے |
|---|---|

پڑھو تم نعتیہ غزلوں کو اس مجلس میں امیر خاقان
یہ فخر انبیاءصل علی کی آج محفل ہے

قصیدہ مولف

| | |
|---|---|
| خدا یا مرتے دم ہمیری زبان سے مصطفیٰ نکلے ہمیشہ نام محبوب آبی ہو مرے لب پر مدینہ میں مجھے آئے قضا یا خالق عالم وصال سرور کو نین کا محتاج ہوں یا رب بلالے لیجے مدینہ میں کہیں حازم کو اب جلدی | محمد مصطفیٰ اصل علی نکلے سدا دل سے مرے صل علی نکلے تمنا ہو مری پوری یہ دل کا حوصلہ نکلے پلا دے وصل کا ساغر کہ دلاکو صلہ نکلے کہ ارمان دلی او سکا محمد مصطفیٰ نکلے |
|---|---|

قصیدہ مولف

| | |
|---|--|
| ازل سے دوستو شید احمد مصطفیٰ کاہون بوقت پریش محشر ہی میں صاف کدو نکا نہیں ہو خوف مجکو و غطرور و قیامت کا مرا آقا مراد مراد یا در محمد ہے | محمد مصطفیٰ شاہنشاہ ہر دوسرا کاہون خدا یا اُمّتی میں حضرت خیر الورا کاہون نبی کا اُمّتی بندہ جناب کبیر کاہون نہیں مجکو غم محشر کہ بردہ مصطفیٰ کاہون |
|---|--|

یقین ہے حق تعالیٰ سے مجھے جنت عطا ہوگی
کہ میں حازم شاخوان خاص محبوب خدا کاہون

قصیدہ مولف

| | |
|---|---|
| بناؤ سوئے طیبہ ہر سبحان یا رسول اللہ دکھاؤں کیا بجلا صورت خداوند و عالم کو دکھا دور و روضہ اقدس تنہا ہی دلی ہو چکر روضہ انور پہ یہ دل میں تنہا ہی بچا ناشر کے دن مجکو دوزخ سے شہ عالم | بیان ہوں حیرت میں از حد پریشان یا رسول اللہ گناہوں سے بہت ہوں میں پریشان یا رسول اللہ میں دیکھوں گلشن جنت ہر ارمان یا رسول اللہ شہید کی طرح ہو جاؤں قربان یا رسول اللہ کہ ہوں خوف جہنم سے پریشان یا رسول اللہ |
|---|---|

بوقت نزع نکلے نام منہ سے آپکا اوسکے
یہی ہے حازم کتر کارمان یا رسول اللہ

قصیدہ مولف

| | |
|--|---|
| میں ہو چوں مدینہ خدا کتے کتے اکی تنہا ہے جاؤں مدینہ خدا یا کرم تیرا منہ پر ہو ایسا خدا یا ہول پر محمد محمد دم مرگ ارمان یہ پورا ہو یا رب | خدا اور شاہ ہدا کتے کتے چلوں مصطفیٰ مصطفیٰ کتے کتے لکھوں نعت صلی علی کتے کتے کتے عمر یا مصطفیٰ کتے کتے نکل جائے دم مصطفیٰ کتے کتے |
|--|---|

مدینہ میں حازم کا دفن ہو یا رب
برائے یہ مقصد مرا کتے کتے

مولف قصیدہ

| | |
|---|---|
| <p>روحہ اقدس دکھانا یا محمد رسول تیغ غم سے دل ہے پارا یا محمد رسول وصل کا ساغر پلانا یا محمد رسول جب سہارا ہو تمہارا یا محمد رسول نکلے اُسد لب سے کلمہ یا محمد رسول</p> | <p>مجھ کو طیبہ میں بلانا یا محمد رسول آپ کی فرقت میں کب تک میں سہوں رنج و غم آپ کا شیدا ہوں حضرت وصل کا محتاج ہوں روزِ محشر کا رہے کیونکر بھلا ہکو خطر جان نکلی جب مرے تن سے خداوندِ جہان</p> |
|---|---|

اپنے روضہ پر بالو حازم کتر کو آپ
شیفتہ ہے وہ تمہارا یا محمد رسول

قصیدہ مولف

| | |
|---|--|
| <p>مصطفیٰ شاہنشاہ ہر دو سر کیواسطے مجھ کو پہونچا دے مدینہ مصطفیٰ کیواسطے لو خبر میری جناب کبریا کیواسطے دے چہڑا اس رنج سے خیر الوہر کیواسطے رکھ حیا میری خدایا مصطفیٰ کیواسطے</p> | <p>یا خدا دکھلا مدینہ مصطفیٰ کیواسطے جان بلب ہوں صدمہ ہجرتِ نبی سے یا خدا آپ کی فرقت کے غم نے کر دیا لاغر مجھے یا خدا رنجِ فراقِ شاہ سے ناچار ہوں فرطِ عصیان سے نہ میں روزِ جزا نادم ہوں</p> |
|---|--|

حازم کتر ہے مجرم اور عاصی یا غفور
بخشدے او کو محمد مصطفیٰ کیواسطے

غلِ نعتیہ تصنیف جناب لانا شیخ محمد صاحب خاقان مولو وخوان مقیم لوس

| | |
|--|---|
| <p>نورِ خلاق جہان مولا نظر آیا مجھے ہوں میں ششدر کیا کہوں کیا نظر آیا مجھے</p> | <p>آپ کا جدم رخِ زیبا نظر آیا مجھے شکر حق ردائے شہ بطی نظر آیا مجھے</p> |
|--|---|

| | |
|--|---|
| <p>حق تو یہ ہی آپ کے کوچہ میں یا شاہ ہدا دور دل سے ہو گیا گلزار جنت کا خیال جن و انسان دیر سی اور جو روزِ غلمان حسین کیون نہ نظروں کی گردنوں میں تجھے امی آفتاب ہو گیا دل صاف میرا جب ترے اذکار سے اسے دل شیدا خیال باغ جنت دور کر</p> | <p>جنت الفردوس کا نقشہ نظر آیا مجھے خواب میں جب آپ کو کوچہ نظر آیا مجھے آپ سا کوئی نہیں شاہانِ نظر آیا مجھے سرِ زردین کا رخ زیبِ نظر آیا مجھے یا خدا جلوہ ترا ہر جا نظر آیا مجھے عالم رویا میں اب طیبہ نظر آیا مجھے</p> |
|--|---|

ہو گیا خاقانِ مین حیرانِ مثالِ آئینہ
جب شہِ لولاک کا جلوہ نظر آیا مجھے

عزیزِ نعمت شریف حضرت مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصنیف جناب
شیخ محمد صاحبِ خاقان مولود خوان حصار دیوانِ حنفی مقیم پوسہ ضلع ایوت محل

| | |
|---|--|
| <p>ہے صلّ علیٰ وردا کثر ہمارا کعبین رنگ لائے مقدر ہمارا گرا آنکھ سے اشکِ یادِ نبی مین پڑھیں شعرا و صاف ابروئے شہین شناخو انہیں ہم قامتِ شاہِ دین رخ و چشمِ حضرت کا ہے عشق ہم کو زبان پر ہے تو صیغہ بڑے احمد تڑپ جائے یادِ رخِ شاہِ مین لکھ کر تے ہیں ہم سدا وصفِ حضرت لکھا ہم نے ہے وصفِ گیسوئے احمد تمنا ہوئی دلی خاقان پوری</p> | <p>خدا دل ہے روئے نبی پر ہمارا ہو گلزارِ طیبہ میں بستر ہمارا ہے انمولِ ایدل یہ گوہر ہمارا چلے دشمنِ دین پہ خنجر ہمارا دماغِ اندون ہے فلک پر ہمارا ہے جنت ہماری ہے کوثر ہمارا عجب رکھتا جوہر ہے خنجر ہمارا ہو رقصانِ یہ لوٹن کبوتر ہمارا ہے پرنعتِ احمد سے دفتر ہمارا دماغِ اسلئے ہے معطر ہمارا ہوا ساتھ حضرت کے محشر ہمارا</p> |
|---|--|

مقیدہ مولف

| | |
|--|--|
| اس لئے ہے مجھے ایدو ستوحسرت فوس دل میں دیدار محمد کی ہے حسرت از حد جگو بلوالو خدا کے لئے جلدی حضرت روضہ پاک پہ جلدی سے بلالو مولا ایک تو بوجہ گناہوں کا ہے سو میرے | شہ دین کی ہوئی اب تک نہ زیارت فوس پر میسر نہیں ہوتی ہے زیارت فوس آپ کے بھر میں ہے مجھے مصیبت فوس یان ستاتی ہے مجھے آپ کی فرقت فوس دوسری بھری ہے مجھے مصیبت فوس |
|--|--|

لطف سے حازم کتر کو بلالو حضرت
 ہجر میں اوسکی بہت غیر ہے حالت فوس

غزل نقیۃ تصنیف جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان صاحب دیوان مقیم پور

| | |
|---|---|
| نظر آئی جس دم بہارِ مدینہ عجب ہے مجھ کو قارِ مدینہ فلک سے ایسے دینا نسبت خطا نہ تاخیر کیجئے بلائے میں جگو لگائے کوئی مثل سرمہ آبی گل باغِ جنت کے بدلے آبی نہیں طالبِ ولت و زہد ہوں اب نکر اسے پری تو تیا کی تمنا خوشی ہو مجھے عید کی طرح صل مرے گلشنِ قلب میں یا آبی | ہوا قلب مضطرب شاربِ مدینہ ہے فردوسِ اعلیٰ بہارِ مدینہ فلک سے ہے بڑھکر قارِ مدینہ برائے خدا تا جدارِ مدینہ مری آنکھ میں اب غبارِ مدینہ چتون اپنے دامن میں خارِ مدینہ لقب ہو مرا خاکسارِ مدینہ لگا آنکھ میں تو غبارِ مدینہ نظر آئیں گے شمسوارِ مدینہ تمنا ہے پیدا ہوں خارِ مدینہ |
|---|---|

ہوئی آرزو میری خاقان پوری
 دکھائی خدا نے بہارِ مدینہ

غزلِ نقیۃ تصنیف جناب شیخ محمد قاسم صاحب صدیق و درین رسم ہندستانی ذکر

| | |
|----------------------------|-------------------------|
| سین مراد عابر اے خدا | فخر شاہ و گدا برائے خدا |
| نزع میں مصطفیٰ برائے خدا | جلد تشریف لا برائے خدا |
| سید ہارستہ دیکھا برائے خدا | خضر کے رہنما برائے خدا |
| میرا پیغام اے صیاد شہ کو | جلد جا کر سنابر اے خدا |

نام حسان کر اپنے بر دون میں
اے شہ دوسرا برائے خدا

قصیدہ مولف

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| جس نے دیکھا شہ کو نین کا روضہ ہوگا | بجدا خلد پہ اس شخص کا قبضہ ہوگا |
| وصف جس شعر میں قامت کا ترے ہوگا رقم | ہے یقین شعر وہ غیرتِ طوطی ہوگا |
| ہجر دندان محمد میں مجبو میرا | اشک آنکھوں سے نپک کر دیکھتا ہوگا |
| روضہ شاہنشہ لولاک کا میں کیونکا | مری قسمت میں خدا نے جو یہ لکھا ہوگا |

ہے یقین باغِ جنان او سکو ملیگا حارم
عشق جسکو شہ لولاک لسا کا ہوگا

غزلِ نقیۃ تصنیف جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان حنفی سلمۃ اللہ علیہ القوم

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| در گاہِ الہی میں دعا میری یہی ہے | دیدار نبی کا ہو تمنائے دلی ہے |
| اللہ کے محبوب و رسولؐ پہنِ حضرت | ہے میرا عقیدہ یہی ایمان یہی ہے |
| لونِ مہربوت کا کہیں آپکی بوسہ | یا حضرت احمدؐ یہ تمنائے دلی ہے |
| ہے دردِ جیسے نام مبارک کا ٹھہا ہے | بے شک وہ بشرِ پاشہ کو نین و تی ہے |
| عشاقِ نبیؐ آئینِ صفتِ نبیؐ کی | گھر آج مرے محفلِ میلادِ نبیؐ ہے |
| تقریفِ جنابِ شہ لولاک کی شکر | ہر سامعین کی روح یہاں جو مری ہے |

| | |
|---|---|
| اے باد صبا اسلئے عزیز میں بسی ہے دن وعدہ دیدار محمد کا یہی ہے پُر نور جناب شہ انور کی گلی ہے قرآن میں شناخت کی خراوند نے کی ہے خدمت مجھے محبوب الہی کی ملی ہے | چھو آئی ہر توزلف شہ کون و مکان کو کیونکر نہ اوٹھون قبر سے میں ز قیامت آتا ہے نظر نور جد ہر دیکھتا ہوں میں صد شکر کہ میں بھی ثنا خوان ہوں نہیں کا کس طرح نہ ہونا ز مجھے نجات پر اپنے |
|---|---|

ہو جاؤں فنا عشق میں محبوب خدا کے
خالق سے دعا ہے کہ خالق ان کی ہی ہے

قصیدہ مؤلف

| | |
|--|--|
| مدینہ میں مجھ کو بلا لو بنی جی جدائی کے صدمہ اوٹھاؤں میں کب تک بلا لو مجھے جلد طیبہ میں حضرت ستانی ہے فرقت تمھاری مجھے اب بلا کر مدینہ میں یا سرور دین گناہوں کے دریا میں ہم ڈوبے ہیں | بلا لو بنی جی بلا لو بنی جی مجھے اپنے در پر بلا لو بنی جی مرے دل کی حسرت نکالو بنی جی یہ مجھ پر مصیبت ہے ٹالو بنی جی مجھے اپنا خادم بنا لو بنی جی اس آفت سے ہم کو بچا لو بنی جی |
|--|--|

تمھاری جدائی میں حازم ہے مضطرب

اوسے ہند سے اب بلا لو بنی جی

قصیدہ مؤلف

| | |
|--|--|
| محمد کے روضہ پہ جایا کرین ہم دعا تجھے ہے یا الہی سدا یہ خبر لو ہماری شہ دین کب تک اگر ہو میسر ہمیں خاک روضہ | محمد کا دیدار پایا کرین ہم مدینہ کو ہر سال جایا کرین ہم غم و رنج فرقت کا کھایا کرین ہم تو آنکھوں میں اپنی لگایا کرین ہم |
|--|--|

یہ حسرت ہے دلکی ہمارے محمدؐ
کہ خادم تمہارے کہا یا کرین ہم

تمنا ہے حازم کہ قبر نبیؐ پر
سدا چادر گل چڑھایا کرین ہم

قصیدہ مؤلف

تمہارے ہجرتین ہلکوبت اب بقراری ہو
جناب سرور دین رحمۃ للعالمین احمدؐ
بلا لیجئے بلا لیجئے مجھے اب اپنے روضہ پر
تمہارے ہجرتین دنرات حضرت بقراری ہو
مدینہ میں بلا لیجئے یہی حسرت ہماری ہو
بلا لو ہند سے طیبہ میں یہ حسرت ہماری ہو
دکھا دو صورت زیبا تمنا یہ ہماری ہو

بلا لو حازم کمر کو اب جلدی مدینہ میں
تمہارے ہجرتین اوسکو نہایت بقراری ہو

قصیدہ مؤلف

شاہ دین نور خدائے ایزد غفار ہے
انکی خاطر حق نے ہے کونین کو پیدا کیا
مومنو اپنا پیغمبر سرور ہر دوسرا
ہیں جو مشرک اور کافر اور کاذب دوستو
بادشاہ انس جان ہے سید ابرار ہے
دونوں عالم کا انہیں کو کر دیا سردار ہے
کار خانہ کا خدائے پاک کے مختار ہے
اونہی خلاق جہان کی نعمت و بھکار ہے

بخشد کیجے حازم و خاقان کو بہر نبیؐ
عرض ادنکی آپ سے یا ایزد غفار ہے

قصیدہ مؤلف

تمہارے ہجرتین مجکو ہمیشہ آہ و زاری ہے
ترطیپ ہیں ہمیشہ ہم تمہارے ہجرتین حضرت
تمنا ہے کہ جا کر ہند سے سوئے عرب جلدی
الم ہے رنج ہے غم ہے قلق ہے بقراری ہے
بلا لو روضہ اقدس پر یہ مرضی ہماری ہے
دریشہ کے نبین جا رو بکش مرضی ہماری ہے

تڑپتا ہوں دیار ہند میں تیری جدائی میں بلائے جلد طیبہ میں کہ از حد بقرار ہی ہے

رسول اللہ کے روضہ پہ جا کر جلدے حارم
چڑھائیں چادر گل اب یہی حسرت ہماری ہو

قصیدہ مؤلف

نہیں ہوں ترے در پہ آنے کے قابل
گنہگار ہوں یا الکی بہت ہی
بلا لیجے طیبہ میں جلد می کہ میں ہوں
گناہوں نے شرمندہ ایسا بنایا
نہیں ہوں میں صورت دکھانے کے قابل
نہیں میں ہوں صورت دکھانے کے قابل
نہیں بار فرقت اوٹھانے کے قابل
نہیں ہوں میں چہرہ دکھانے کے قابل

دکھا شکل حارم کو اے کلی والے
نہیں وہ رہا اب ستانے کے قابل

قصیدہ مؤلف

مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد
خدا کے لئے آب دیدار سے اب
ہے حسرت کہ دیکھوں میں روضہ کو جلد
بلا کر مدینہ میں مجھ کو خدارا
نہیں مجھ کو بارغ جنان کی تمنا
رخ پاک اپنا دکھاؤ محمد
لگی دل کی میر سے بچھاؤ محمد
خدا کے لئے اب بلاؤ محمد
کہیں جام وصلت بلاؤ محمد
کہیں اپنا روضہ دکھاؤ محمد

یہی ورد حارم کو صبح و مساء ہے
مجھے اپنا خدام بناؤ محمد

قصیدہ مؤلف

اب رحم صبا مجھ پہ کہیں کھائے تو اچھا
ہے حق سے دعا میری یہی صبح سے ناشام
حضرت کو خبر میری یہ پہونچائے تو اچھا
دم یاد میں حضرت کے نکلیجائے تو اچھا

دیدار محمد کا میں مشتاق ہوں یارب
ان آنکھوں سے محبوب الہی کو میں دیکھوں
دیدار وہ اپنا مجھے دکھائے تو اچھا
یہ دلکی تمنا مرے برائے تو اچھا

حازم کی یہ ہے عرض رسولِ عربی سے
وہ روضہ پہ اپنے مجھے بلوائے تو اچھا

غزلِ نعتیہ تصنیف جنابِ شبلی مولانا شیخ محمد صاحب بخلص خاقان مصنف و مؤلف مکمل
خاقان ولوح سلیمانی حصہ چہارم مقیم پوسد ضلع ایوت محل ملک برار

محل میلادین با شوق جاتا جاؤنگا
تخم نیکی فرس عقیقی میں بوؤنگا مدام
رہے خدمت میں محمد مصطفیٰ کی ہمدو
مجمعِ محشر میں سن لوں گے جو آتے ہیں نبیؐ
عاشقِ نعتِ نبی ہوں غلامِ بھی دیکھنا
کیا خوشی ہوگی مجھے روزِ جزا ایدو ستو
حشر میں کتا ہے لطفِ شہِ باور بلند
خوبی قسمت سے بلجائے جو نعلِ مصطفیٰ
ذکرِ محبوبِ خدا سنتا سنا تا جاؤنگا
یا حضرتِ مین سدا آنسو بہاتا جاؤنگا
جان و دل اپنا نبیؐ پر میں لٹاتا جاؤنگا
فرشِ آنکھوں کا میرے محشر کھچاتا جاؤنگا
نعتیہ غزلوں کو چورون سے گواتا جاؤنگا
حشر میں جب عاشقِ احمدؐ کہتا جاؤنگا
میں گنہگاروں کو حق سے بخشواتا جاؤنگا
جو متا جاؤنگا آنکھوں سے لگاتا جاؤنگا

کتا ہے خاقان میں ہوں بندہٴ رب جہان
رو بروے حق ہمیشہ سر جب کتا جاؤنگا

قصیدہٴ مؤلف

صبا جا کر مری فخرِ مسیحا کو خبر کر دے
مجھے چھو بچا دے شربِ تکبیر ہی ہے آرزو میری
سڑتا ہوں مثالِ مرغِ لعلِ تیری فرقت میں
میں ہو بچوں جلدِ طیبہ میں ہی ہمارا زول میں
مریضِ ہجر کا جلدی علاجِ پیرا کر دے
مرے نخلِ تمنا کو خدایا بارور کر دے
رسول اللہؐ میرا دورِ یہ درو جگر کر دے
الہی روضہٴ احمدؐ پہ تو میرا گزر کر دے

تو پتہ ہے تری فرقت میں حازم رات ن شام
خدا کے واسطے اس پر عنایت کی نظر کر دے

قصیدہ مؤلف

جلد سوئے مدینہ تو جانا ہما
چاکے روضہ پر حضرت کے ہی آرزو
میری جانب سے پڑھنا بہت ان وود
ہوں میں عاشق جناب شہ دین کا
حال میرا بنی کو سنانا ہما
چادر گل کمین اب چڑھنا ہما
کوئے شہ صین ہو جب تیرا جانا ہما
مدح حضرت تو مجھ کو سنانا ہما

ہے یہی عرض تجھ سے اب کمین
شعر حازم بنی کو سنانا ہما

غزل در منقبت حضرت خواجہ خواجگان ولی المند سیدنا و مولانا خواجہ ^{مع الدین}

سنجری حشیتی اجیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
از تصنیف محمد السین حازم حنفی مؤلف گلدستہ ہذا ساکن کرس تحفہ اردو ضلع ایوت محل

مجھے جلوہ دکھا دینا معین الدین اجیری
ترے الطاف سے مجھ کو ملیگا باغ رضوانی
ولیوں میں کیا تجھ کو خدا نے شاہ ہر سب کا
میں شیدا ہوں ترا خواجہ ہمارا کر جلد مجھ کو تو
نہیں ہے مجھ کو گلزار ہشتی کی ذرا پروا
غریبوں اور فقیروں اور یتیموں کے مساو ہوں
کین ہوں آپکا شیدا معین الدین اجیری
میں ہوں خادم تری در کا معین الدین اجیری
نہیں کوئی ترے جیسا معین الدین اجیری
دکھا دے اب سُرخ زیبا معین الدین اجیری
ہوں خادم ترے در کا معین الدین اجیری
مرے خواجہ مرے مولا معین الدین اجیری

در دولت پہ مجھ حازم کو بلوایے مولا
پریشان حال ہوں خواجہ معین الدین اجیری

قصیدہ مؤلف

| | |
|--|--|
| شہسویں کی بہمن والہ دیار و چاہ کافی ہے نہیں ہے مال و دولت جاہ و ثروت کی ذرا پروا کسے کو الفت غلمان کیسی کو الفت حوران کیسی کو مال و زر کی ہے کیسی کو بادشاہی کی | محمد مصطفیٰؐ کی اسے محبوب چاہ کافی ہے تمہاری یا رسول اللہؐ ہم کو چاہ کافی ہے مجھے تو سرور دین کی محبوب چاہ کافی ہے مجھے تو فخر عالم کی عزیز و چاہ کافی ہے |
|--|--|

مکانِ خلد میں ہو بچا نے حاتم روزِ مختار
تھیں شاہنشہ لولاک کی تو چاہ کافی ہے

قصیدہ مولف

| | |
|---|--|
| یار ب مجھے ہے احمد مختار سے غرض حورانِ خلد سے مجھے الفت ذرا نہیں شاہی سے کام ہے نہ کسی بادشاہ سے خواہش نہیں ہے مال کی دولت کی یا خدا | یعنی جناب سید ابراہار سے غرض دلکو ہے عشق احمد مختار سے غرض مجھ کو فقط ہے خدمتِ سرکار سے غرض مجھ کو فقط ہے شاہ کے دیدار سے غرض |
|---|--|

حاتم نہیں ہے شیفہ حورانِ خلد کا
رکھتا ہے وہ رسول کے دیدار سے غرض

غزلِ دولتِ شریف حضرت امیر سلیمان بن ابی ایوب سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم از تصنیف جناب لوی شیخ محمد صفا خاقان مقیم پوسد

| | |
|--|---|
| جب شہ دین رخ پُر نور دکھا دیتے ہیں مرو خورشید کو حیران بنا دیتے ہیں خوش وہ ہوتا ہے کہ احباب کفن میں جسکے جب مدینہ کی طرف جانی کو ہوتا ہے رجوع دیکھ کر روئے نبیؐ ہوتے ہیں جسم بیہوش ضعف سے جب رو طیبہ نہیں ملے ہوتی ہے | ہم ہمہ و ہر کو نظرون سے گرا دیتے ہیں جب نبیؐ رخ سے نقاب اپنا اٹھا دیتے ہیں خاک اوس روضہ انور کی لگا دیتے ہیں دل ناشاد کو ہم اپنے دعا دیتے ہیں دوست اپنے ہم قرآن کی ہوا دیتے ہیں حضرت موسیٰؑ مجھے اپنا عصا دیتے ہیں |
|--|---|

یا نبیؐ کہتا ہوں جب روئے شہ پر جا کر
بہر شاہنشہ لوٹا کہ میں ناٹے میرے
امتی کی شہ کوئین صدا دیتے ہیں
ساکن چرخ کے دل یار و ہلا دیتے ہیں

باغِ جنت کا قبلا مجھے خاقان اس دم

اس غزل کا صلہ محبوبِ خدا دیتے ہیں

غزل فی الشان جناب فیضیاب پیر و سنگیز بدہ لسا لکین قدوة اعرافین محبوب سبحانی
قطب بانی غوث الصمدی سیدنا مولانا حضرت شیخ محی الدین سید علیہ التقداد جیلانی البخاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خوان سلمہ اللہ الرحمان
مقیم لپہ سمنع ایوت محل ملک (برار)

محب خالق اکبر محی الدین جیلانی
مرے حامی مرے یار محی الدین جیلانی
گدا ہوں آپ کے در کا نہیں خواہش ہوشیاری کی
تھامے ہجرت دہرات مضطر ہوں کن میں
پلا کر جام عرفان کا بنا دیجے مجھے بخود
مرا بھی نام کیے کفش برداروں میں تم اپنے
بلا لیجے مجھے در پردہ کھا دیجے رخ نور
تمہارا ہوں مرید و خادم و مملوک میں شاہ

عزیز شافع عشر محی الدین جیلانی
مرے رہبر مرے سرور محی الدین جیلانی
محب حضرت داور محی الدین جیلانی
بلا لیجے مجھے در پردہ محی الدین جیلانی
نہ کیجے دیرا دم بھر محی الدین جیلانی
حبیب خالق اکبر محی الدین جیلانی
برائے احمد اطہر محی الدین جیلانی
مجھے ہے ناز قسمت پر محی الدین جیلانی

مرید و مع خوان ہے آپ کا یہ عاجز خاقان

ترحم کیجئے اسپر محی الدین جیلانی

غزل فی الشان حضرت انور اجمکان یا مولانا خواجہ معین الدین حسن سنجر حشتی
بہشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ از تصنیف جناب شیخ محمد رضا خاقان مولود خوان سلمہ اللہ الرحمان

دکھا دے یا خدا چہرہ معین الدین حشتی کا
کہ ہوں میں والہ و شیدا معین الدین حشتی کا

دہن سے نام جب مکالمعین الدین چشتی کا
عطا ہو خالق کو نین مجکو بادۂ عرفان
خداوند جہان مجکو برائے احمد مرسل
تمنا کب دل بیتاب کی برائیگی اپنے
سدا سرشار ہے وہ بادۂ عرفان سے لے یارو

کہا سب نے مجھے شیدا معین الدین چشتی کا
کہ ہوں میں چاہنے والا معین الدین چشتی کا
دکھائے جلد تر و ضہ معین الدین چشتی کا
نظارہ کب ہمیں ہوگا معین الدین چشتی کا
جیسے ہے عشق احمد کا معین الدین چشتی کا

تصور ہر گھڑی ہر لحظہ ہے خاقان عاجز کو
علاؤ الدین صابر کا معین الدین چشتی کا

غزل جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولو جو ان مقیم یوسف درویش حضرت قطب العالم السیّد الشیخ فیض
برکات مزار آسمان طریقت شمس فلک حقیقت رکن الملک پان شریعت حضرت سیدنا مولانا
حاجی سید شاہ محمد دیوان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزار شریف روضہ انوار منکرون ہر

یا خدا ہر شہنشاہ رسالت مجکو
ہے دعا حق سے کہ تار و قیامت مجکو
دیکھ کر کو چہ دیوان کو یہی مین نے کہا
یاد مین ابرو سے خمدار شہ عالم کے
یخواب مین روئے منور نہ تھا را دیکھا
عشق دیوان کا بیمار ازل سے مین ہوں
حشرین لفت دیوان کی بدولت ایدل

جلد ہو حضرت دیوان کی زیارت مجکو
عشق دیوان کے مرض سے نہ صحت مجکو
جیتے جی آیا نظر گلشن جنت مجکو
بخدا دوستو ہے شوق شہادت مجکو
یا شہنشاہ جہان ہے یہی حسرت مجکو
اے مسیحا نہیں درکار ہے صحت مجکو
ہو گیا حق سے غطا گلشن جنت مجکو

عرض ہے آپ سے خاقان کی یہی شام و سحر
اپنی خدمت مین بلا لیجئے حضرت مجکو

غزل نعتیہ از تصنیف جناب منشی محمد قاسم صاحبان صدر مدرس مدرسہ
ہندوستانی ڈاکٹر تعلّق دار وہ ضلع ایوت محل ملک

ہوا اگر سوئے عرب ہند سے جانا میرا
گر ہو کوئے شہ عالم مین گذار امیرا
یا نبی بہر خدا جلد دکھا دو جلوہ
صد مہ ہجر رُخ باد شہ عالم سے
ہے مٹنا ہی اسے خالق عالم میری

فصل حق سے ابھی ارمان ہو پورا میرا
چھینے جی نگارن جنت پہ ہو قبضہ میرا
ہجر مین سخت ہے مضطر دل شیدا میرا
ہو گیا صورت گل چاک کلیجہ میرا
ہو لقب و اصف شاہنشہ والا میرا

مین ہوں ملاح نبی اسلئے حسان حزین

بول شعراء زمانہ مین ہے بالا میرا

غزل نعتیہ از تصنیف جناب شیخ عبد الرسول صاحب خطیب باہم صاحب
دیوان صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی پوسٹل ایوت محل ملک

رسول خالق اکبر کی کچھ رحمت سناتا ہوں
گل رخسار احمد کی صفت کچھ بیان سناتا ہوں
محمد مصطفیٰ جب ہے مرا آقا مرا حامی
جلاسے کس طرح مجھ کو عزیز و آتش و دوزخ
گلستان سخن سے مین گل رحمت کو چن چن کر
پریشان ہو گئی ہے ہند سے میری طبیعت اب

ملک جن و بشر کو شیفۂ شہ کا بناتا ہوں
گل منعمون رنگین کامین گلدستہ بناتا ہوں
عبثت روز قیامت کا مین دل پر غم اٹھاتا ہوں
شہ گوں و مکان کے عشق مین دگھو جاتا ہوں
مزار سید والا پہ گلدستہ چڑھاتا ہوں
نہ رو کو ہمدومو مجھ کو مدینہ کو مین جاتا ہوں

روز حشر فرحان پر نگاہ لطف یا حضرت

براہون یا بھلا ہون آپ کی امت کہا تا ہوں

سلام از تصنیف محمد لیسین حازم مؤلف گلدستہ ہذا بوقت قیام محفل میلاد
خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یا شہ انبیا السلام علیک

ہادی و پیشوا السلام علیک

یا حبیب خدا السلام علیک

سرور دوسرا السلام علیک

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| یا نبی مصطفیٰ السلام علیک | سرورِ اولیا السلام علیک |
| شافعِ دوسرا السلام علیک | سرورِ اتقیا السلام علیک |
| یا رسولِ خدا السلام علیک | تم ہو نور خدا السلام علیک |

دیکھئے حاتم کو بھی جواب سلام
وہ ہے کہتا سدا السلام علیک

سلام جناب مولوی شیخ محمد صاحب خاقان مقیم پوسہ بوقت قیام محفل
حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

| | |
|--------------------------|----------------------------|
| السلام اے حضرت احمد بنی | السلام اے نور اللہ القوی |
| السلام اے حضرت خیر الوری | السلام اے سرورِ ہر دوسرا |
| السلام اے حضرت شاہ عرب | السلام اے سرورِ والا حسب |
| السلام اے حضرت شاہ زبان | السلام اے باعثِ ہر دو جہان |
| السلام اے حضرت شاہ ہدا | السلام اے خاصِ محبوبِ خدا |
| السلام اے حضرت شاہ اُمم | تم رسول اللہ ہو حق کی قسم |

التجا ہے آپ سے خاقان کی
اپنی خدمت میں بلا لویا نبی

مناجات جناب شیخ محمد صاحب خاقان مولود خوان حنفی مقیم پوسہ بدنگاہ
پاک حضرت قاضی الحاجات مجیب الدعوات

| | |
|-------------------------|--------------------------|
| یا خدا بہرہ محمد اطہر | سرورِ دین محمد اطہر |
| بہر اصحاب و اہل بیت نبی | کرد عاین مری قبون بسعی |
| ولحدہ لا شریک ہے تو خدا | نہیں معبود کوئی میرے سوا |
| عالم الغیب ہے خدا یا تو | ساترا العیب ہے خدا یا تو |

| | |
|---|--|
| <p>ہو میسر زیارت احمد لب پہ ہر دم ہو نام احمد کا یا خدا ہے یہی دعا تجھ سے دل سے ہو دور میرے ہر اک غم یا الہی بے شہ امت نور ایمان کر عطا یا رب اپنے فضل و کرم سے یا اللہ جو پڑھاتے ہیں شاہ کا مولود جائیں جنت میں حاضرین تمام یا خدا ہر احمد راہ یا خدا ہر مصطفیٰ مجھ پر</p> | <p>ہو میسر شفاعت احمد میں کہاؤں غلام احمد کا خدمت مصطفیٰ میں پونچا دے دو لون میں میں ہوں خرم مرتے ہی کر عطا تجھے جنت اور گنہ بخش دے ہمارے سب بخش دے امت رسول اللہ کر عطا او نکو خداے معبود مے کے محبوب کبریا کا نام بخش کر مجھ کو فضل کر مجھ پر اپنی رحمت مدام تازل کر</p> |
|---|--|

ورد خاقان کا ہو یا اللہ
دمیدم لا آکھ لا اللہ

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و
مولانا محمد و باریک وسلم اللہم صل علی سیدنا و مولانا
محمد ان لنبی الای و علی الہ و حبہ سلم سبحان رب العزۃ
عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ
رب العلمین ۵

قطعات تواریخ پنج طبع گلستہ حازم فی مدح حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ وسلم

قطعہ تاریخ از نتائج افکار گوہر بار مداح حضرت سید ابرار سیدنا و مولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ الاحیاء
و سلم شاعر شیرین زبان جناب مخدومی استاد مولوی شیخ محمد صاحب
متخلص بہ خاقان مولود خوان صاحب دیوان حنفی سلمہ اللہ الوالی القوی
تعلقہ پوسد ضلع ایوت محل ملک برادر **محمد ابن** جناب شیخ بڑے صاحب
مرحوم باسموی

| | |
|--|---|
| حازم نے خوب لکھا یہ نعتیہ رسالہ کیجئے نہ فکر خاقان تاریخ ہے یہ اسکی | تاریخ اسکی مجکو لکھنا ہے آج لازم دل نے کہا کہ کمر و بارغ کلام حازم |
|--|---|

ایضاً

| | |
|--|---|
| اس میں صفت سرور دین صل علی ہے مقبول خداوند جہان ہے یہ رسالہ | ہر عاشق مدح بنوئی اسپہ فدا ہے وصف شہہ لولاک لما ہمین لکھا ہے |
|--|---|

ہر سمت سے غل صل علی کا ہوا خاقان
جس وقت کہ یہ ذکر شہہ دین چھپا ہے

قطعہ تاریخ از نتائج افکار گوہر بار مداح حضرت سید ابرار سیدنا و مولانا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ الاحیاء و سلم شاعر

شیرین زبان جناب مجبی منشی محمد قاسم صاحب متخلص بہ حسن خفی سلمہ اللہ
الولی القوی صدر مدرس مدرسہ ہندوستانی ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع

ایوت محل ملک برار

| | |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| چھپ گئی جیت جت شاہنشہ دین دل پسند | ہو گیا حسن غل صل علی کاہر طرف |
| چھپ گئی اب جیت شاہنشہ دین دل پسند | لکھو اس گلہ سہ حازم کی تم تاریخ یون |

قطعہ تاریخ رقمزدہ کلک گوہر سلک مداح حضرت سید ابراہیم سیدنا ولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الاطہار و احمایہ الاحیاء وسلم
شیدائے ذکر خاتم النبیین محمد یسین متخلص بہ حازم خفی مؤلف گلہ سہ ہذا
ساکن قصبہ ڈگریس تعلقہ داروہ ضلع ایوت محل ملک برار ابن جناب
شمس الدین صاحب ساکن ڈگریس

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| نعت رسول پاک خدائے کریمین | فضل خدا سے میرا یہ گلہ سہ ہے چھپا |
| حازم خدا کے فضل سے پوری ہوئی مولد | شکر خدایہ - ذکر شہ دین چھپ گیا |

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد

و بارک وسلم

اعلان - نہایت کفایت کے تائین اور چکن اور غٹو و تنباکو خوردنی اسے سے منگائیے -
محمد عبداللہ تاجر کتب کہنو چوک و مالک مطبع مجتبیٰ

کتب میں شیخ عبدالرسول خطیب باسّم حال صدر مدرس یوسد

| | |
|--|---|
| <p>سانے آنکھوں کے کب گنبدِ اخضر ہو گا قد مرا غیرت شمشاد و ضویر ہو گا دیدہ زار مرا چشمہ کو شر ہو گا رکھا لشکر میں یہ خنجر یہ خنجر ہو گا داغ پیشانی کا رشک سے داغ ہو گا گل یہ گلہ سستہ جنت سے بھی بڑھ کر ہو گا اشک آنکھوں سے مرے سل نہک کر ہو گا نغمہ خوان نغمہ میں فرحانِ سخنور ہو گا</p> | <p>غلِ امید ہر آبِ مرے سرور ہو گا قدِ محبوب کی گر لکھتا رہوں میں تو صیفت دیکھنا یوں ہی ہے اشک جو فرقت میں روان قربِ ابرو زمین و بالا سہمہ شاید سجدہ حق میں اگر سر کو جھکائیں گے ہم رنگِ لائیکا غمِ داغِ فراقِ احمد لبِ رنگین کے تصور میں شہِ والا کے ایسی چہکار بھلا بلبلی گلشن کی کمان نہ کسی غیر کا میں چاہنے والا بن کر واصفِ خالِ رخِ سیدِ والا بن کر دیکھ لی ہے جو تری خواب میں پارِ صحرے فرقتِ شاہ کی گرمی ہے وہ دلیں نہان حکمت کی باندھ کے منہ دیکھیں گے اہلِ محشر طاقتِ حق نہ ہوئی تجھ سے دلاکِ لخط دردِ ندانِ شہِ دین کی صفت لکھتا ہوں عرضِ فرحان کی ہے تجھ سے ہی نورِ شید</p> |
| <p>جاؤں گا سوئے عرب شاہ کا والا بن کر چشمِ خلوق میں رہتا ہوں ستارِ انکر عشق کا تیرے گادل پہ نشا نا بن کر خاک کرے ابھی دوزخ کو شرارِ انکر حشر میں آؤں گاجب آپ کا شیدِ انکر کھو دیا عمر کو ناحق سگِ دنیا بن کر نقطہ شعر چمکتا ہے ستارِ انکر تیرے کوچے میں رہوں میں کہیں ذرہ بن کر</p> | <p>جو مومن نغمہ میلادِ رسول اللہ میں آتے ہیں ملکِ حور و پری فرشتہ اپنی آنکھوں کا بچاتے ہیں یہ وہ ہے محفلِ قدس کہ ذوق و شوق سے آکر مکانِ جنت میں پائینکے خدا سے وہ صلہ بے شک</p> |
| <p>مرا تب کیسے کیسے حق تعالیٰ سے وہ باتے ہیں جہان پر ہم رسول اللہ کا مولد پڑھاتے ہیں پر طاؤس کا جبریلؑ یان پنکھا ہلاتے ہیں رسول اللہ کا مولود جو گھر میں پڑھاتے ہیں</p> | |

پس مردن نمایان نوراد کی قبر میں ہو گا
مثال گل مکتے جائینگے وہ باغ جنت میں
پسین جام کو شر حشر میں حضرت کے ہاتھوں سے
جو کرتے مال و زہد میں خرچ میلاد شہدین میں
بلا میں رنج میں غم میں نصیبیت و آفت میں
ہر اک شادی غمی میں لے عزیز دہل و رستار

جو بزم مصطفیٰ میں شمع کا فوری جلاتے ہیں
جو عود اور عود تہی تحفہ شہدین جلاتے ہیں
جو بزم مصطفیٰ میں چادر اور کافی پلاتے ہیں
سکان خلد برین میں خاص وہ اپنا بناتے ہیں
وسیلہ ہر جگہ حضرت کو ہم اپنا بناتے ہیں
جناب ہر گاہیں کا مولد پڑھاتے ہیں

تو پھر کیونکہ ہم اسکو پڑھاؤں شوق فرحان
کہ جب اہل مدینہ اہل بیت اللہ پڑھاتے ہیں

پڑھو تم صدق دل سے مومنو ہر بار بسم اللہ
محبو شوق سے پڑھتے رہو ہر بار بسم اللہ
رکھینگے ورد جو اس کا تور و حشر یہ اونکو
مصیبت اور آفت میں جو کوئی اسکو پڑتا ہے
پس مردن جو اسکا داغ الفت نیکے جائینگے
نہ چھوینگے نہ چھوینگے دم آخر بھی یہ فرحان

خدا کا حشر میں دکھلائیگی دیدار بسم اللہ
بنادیتی ہے یہ آتش کو بھی گلزار بسم اللہ
دلایگی خدا سے خلد کا گلزار بسم اللہ
تو کر دیتی ہے فوراً اسکا بیڑا بسم اللہ
بنادیتیگی لحد کو غیرت گلزار بسم اللہ
کہ اب تو ہر گاہی سے گل کی ہر بسم اللہ

لازم ہے مومنوں کو و طبقہ درود کا
اے حاضران بزم پڑھو شوق سے درود
پڑھنے سے اسکے ہوتا ہے دیدار مصطفیٰ
خود ان خلد جہاتی سے انبی گائینگے
ظلمت کا خوف کیا ہے تجھے لے درود خوان

ہوتا ہے قدسیوں میں بھی ہر چار درود کا
بیش حضور جائینگے تحفہ درود کا
کیا جانے کوئی دوستور تیر درود کا
جائینگے جب بہشت میں شہد اورود کا
ہو کا تری لحد میں او جالا درود کا

پڑھ پڑھ کے یاد رو سے محمد میں شوق سے
فرحان میں اب کھاتا ہوں غنیمہ درود کا

غزل در توصیف حضرت سیدنا مولانا مرشدنا سید عبدالرزاق صاحب قادی
نقشبندی رفاہی بغدادی مزار شریف دہ امراتوی (برابر)

| | |
|---|--|
| مرے آقائے رہبر جناب پیر بغدادی پلائے جام عرفانی محی الدین کے جانی بنائے اپنا دیوانہ بنادے اپنا مستانہ مجھے خدمت میں بلوائے محی الدین کی پیارے لکھون کیونکر شنائی تری زبان قاضی بیان میری سکتا ہوں ترتیباً ہوں تپ فرقت سے جلتا ہوں نہ فرحان سے ہوئی خدمت فیل میں کئی مرتبہ | نقدق جان ہم تم پر جناب پیر بغدادی دکھائے چہرہ انور جناب پیر بغدادی مرے جانی مرے دلیر جناب پیر بغدادی ناب محبو پھر ادھر در جناب پیر بغدادی محب خالق اکبر جناب پیر بغدادی پلا دو وصل کا سا غر جناب پیر بغدادی مرے آقائے رہبر جناب پیر بغدادی |
|---|--|

| | |
|--|---|
| خدا رب کسی صورت معین الدین جمیری کہاں ہے مجھ میں یہ طاقت معین الدین جمیری وہ حوران بہشتی کی طرف ہرگز نہ دیکھے گا بلا اجیر میں محبوت و دلنگ رہتا ہوں تری مدحت سرائی کی بدولت اندون میری مرے مرشد مرے رہبر مرے آقائے حامی دکھا دو بندہ فرحان کو اپنا روضہ اقدس | دکھا اپنی مجھے صورت معین الدین جمیری لکھون گر کچھ تری مدحت معین الدین جمیری جیسے ہوگی تری جاہت معین الدین جمیری ستائی ہے تری فرقت معین الدین جمیری ہوئی عالم میں اب شہرت معین الدین جمیری تری درکار ہے ہمت معین الدین جمیری تمنا ہے یہی حضرت معین الدین جمیری |
|--|---|

| | |
|---|--|
| کربان سکھی موری جانی میں محبوبہ کا وسیع سینے میں چب آ رہا ہے اور اپنا روپ دکھاوت واہ صل علی واہ صل علی ہر اک کی زبان پر آتے جب غور سے دیکھا ہر شے میں گل قبر کی شجر ہوائی ملتا ہے مجھے اس وقت مزہ کیا صل علی کیا صل علی | وہ بادہ عرفان پلاوت ہر اک کی میں مست ہوتے کیا بلوں کی حالت اپنی یہاں تری یاد آتے محض میں گل فرحان اپنی نصیب بنی میں آتے مراجلوہ موہے مجھ کو آتے تراجلوہ مجھ کو آتے جب نام تراب پر موہے محبوب لای آتے |
|---|--|

اکبر تو چہنے میں موہے صورت دکھا صورت دکھا
 سراج کی شبہ حکم ہوا رضوان کو خدا کے اکبر کا
 کٹی جرم و خطا میں عمر مری نیکی کا کیا ناکام کوئی
 گوئیں کے مالک سرور دین خدمت میں بلا لاکھ کو کہیں

نہ اب در پیرا محکو محی الدین جیلانی
 پھنسا کر طار دل میرا دام زلف میں اپنے
 پریشان گرمی خورشید سے ہوں جبکہ محشر میں
 مرے دل میں نہیں قصر جنان کی آرزو بالکل
 دکھا دے شکل نورانی رسول اللہ کے جانی
 وسیلہ رنج میں غم میں بلا میں اور آفت میں
 فقط درکار ہے تیری فقط درکار ہے تیری
 شریعت کی طریقت کی حقیقت معرفت کی راہ
 بلاے جلد فرحان کو کہیں بغداد میں شاہا

غزل تصنیف حضرت سید محمد کبیر عرف حیات قلندر بادشاہ مراد شریف منگرولی پیرا

حبیب خانی اکبر قلندر شاہ منگرولی
 نہ اب در پیرا محکو نہ اب وحشی بنا محکو
 تصدق جان ہے تم پر مر اایمان ہو تم پر
 تری وہ ذات ہے عالی تری درگاہ سے خالی
 مری مشکل کرو آسان طفیل خانی یزدان

محب شافع محشر قلندر شاہ منگرولی
 نگاہ لطف ہو مجھ پر قلندر شاہ منگرولی
 مرے ہادی مرے بہر قلندر شاہ منگرولی
 گیا کوئی نہیں بھر کر قلندر شاہ منگرولی
 مرا اب حال ہے ابر قلندر شاہ منگرولی

۳۳۵

شناخوان آپ کا فرحان ہو مشکل سکی جلی سان
 حبیب خانی اکبر قلندر شاہ منگرولی

بزم لکھنؤ